New Era Magazine
حاصلِ محبت
از کرن علی
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاصلِ محبت

از کرن امیر

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

دن کے وقت وہ بیڈ پرالٹی لیٹی ہوئی اپنا فون استعمال کررہی تھی کہ اچانک سے فون پر میسج آیا۔۔

ہیلو۔۔۔اسنے نا سمجھی میں اسکا جواب دے دیا۔

ہیلو۔۔سامنے سے دوبارہ میسج آیا۔

کیسی ہیں آپ؟

آپ کون۔۔؟اور میرا حال کیوں پوچھ رہے ہیں؟

وہ نامعلوم شخص جس نے میسج کیا تھا وہ اس ریپلائے کی توقع نہیں کررہا تھا وہ مسکرایا تھا اسکے اس طرح کے ریپلائے پر۔

اللہ کا بندہ۔۔بیڈ پر بیٹھی اس پر وہ ہنسے لگی۔

تو یہ اللہ کا بندہ ہر کسی سے اسکا حال پوچھتا ہے؟وہ مسکرا کر میسج لکھ رہی تھی اور سینڈ کردیا۔

نہیں اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔فری بیٹھا تھا تو کردیا۔۔اس نے حقیقت بتائی۔۔

اچھا۔۔۔

جی۔۔میں نے یہ حرکت پہلی دفعہ کی ہے۔اس نے پھر سے حقیقت بتائی۔۔

آپ کسی لڑکے کو بھی میسج کرسکتے تھے یا اپنے کسی فرینڈ کو بھی میسج کرسکتے

تھے مجھے ہی کیوں میسج کیا؟وہ سیدھی ہوکر بیٹھ گئی اور میسج پڑھ کر اسنے سنجیدگی سے جواب دیا۔

اسکا میسج پڑھ کر مسکرایا اور رپلائے دیا۔

ہاں کسی لڑکے کو بھی کرسکتا تھا مگر بے خیالی میں آپکو کردیا۔۔اگر آپکو برا لگا تو۔۔آئی ایم سوری۔۔رپلائے کرکے اسنے موبائل بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

نہیں نہیں ایسا نہیں ہے۔۔اسنے فوراً رپلائے دیا تھا۔

اسکے موبائل میں میسج جو اس ہی لڑکی کا تھا جس نے اسے کہا تھا کہ کسی لڑکے کو بھی میسج کرسکتے تھے اور اسکا یہ میسج پڑھ کر وہ حیران ہوا اور رپلائے دیا۔۔اگر پرابلم ہی نہیں ہے تو آپ نے کیوں یہ کہا کہ کسی لڑکے کو میسج کرلیتے۔۔میری مرضی میں کسی کو بھی میسج کروں آپکو کیا۔۔۔اگر سامنے والے نے بات کرنی ہوتی ہے تو میسج کا رپلائے دیتا ہے جیسا کہ آپ

نے کیا اگر آپکو بات نہیں کرنی ہوتی تو میرے میسج کا رپلائے نہیں دیتی۔۔

اُسکو اسکی بات کا برا لگا تھا اور اتنا بڑا میسج لکھ کر سینڈ کردیا اور ہاں بُرا کیوں نہیں لگتا۔۔اسکی مرضی جسے بھی میسج کرے جس سے بھی بات کرے اسکی زندگی جیسے بھی گزارے اسکی مرضی۔۔۔

وہ بیڈ پر سیدھی بیٹھی ہوئی تھی اسکا رپلائی دیکھ کر حیران رہ گئی اور محسوس کیا کہ اسنے کچھ غلط تو نہیں کہہ دیا۔۔

بلکہ غلط کوئی نہیں تھا دونوں اپنی اپنی جگہ صحیح تھے ہاں غلطی تھی تو یہ کہ اسے کسی انجان شخص کو رپلائے نہیں دینا چاہیے تھا اس کی یہ ہی غلطی تھی کہ اس نے رپلائے دے دیا تھا۔۔

اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میسج کیا۔

میں ٹھیک آپ کیسے ہیں۔۔؟اس نے شروع میں پوچھے جانے والے سوال کا جواب دیا۔وہ اپنے بال بنانے میں مصروف تھا تب اسکی موبائل اسکرین پر میسج دکھائی دیا تو اسنے اٹھایا اور دیکھ کر وہ فوراً گھر سے نکلا۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی سوچ رہی تھی کہ وہ میسج کو سینڈ کرے یا نہیں۔۔پھر ہمت کرکے سینڈ والے بٹن کو دبا دیا اور اب میسج جاچکا تھا اور اب وہ رپلائے کا انتظار کرنے لگی۔۔آدھے گھنٹے بعد بھی رپلائے نہیں آیا تو وہ بیڈ سے اٹھ کر ٹہلنے لگی اپنے کمرے میں اور سوچنے لگی کہ اسکو بہت برا لگ گیا ہے وہ مسلسل ٹہل ہی رہی تھی کہ اسکی بڑی بہن نے آکر کہا۔

تیار ہوجاؤ ہمیں قرآن خوانی پر جانا ہے۔۔اس نے فون سائیڈ پر رکھا اور تیار ہوکر چل دی اپنی بڑی بہن کے ساتھ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمرہ بیگم کے کمرے میں بیٹھ کر وہ ان سے باتیں کررہا تھا اور ساتھ ساتھ دوائیاں بھی کھلا رہا تھا اور انکو آرام کرنے کی تاکید کرکے کمرے سے باہر نکلا جہاں اسکا دوست احمد لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا۔۔

احمد نے اسے کمرے سے باہر آتے دیکھا اور پوچھا۔۔

آنٹی کیسی ہیں؟

ٹھیک ہیں پہلے سے۔۔حسن نے اسے جواب دیا۔۔وہ ایک ہفتے سے اپنی امی۔نمرہ بیگم کے ساتھ تھا۔۔جیسا کہ وہ ٹھیک ہوگئی ہیں تو وہ اپنے گھر جانا چاہتا تھا مگر احمد نے اسے روک دیا۔۔

یار انٹی کو اچھا نہیں لگتا کہ تو ان سے الگ رہے۔۔

وہ میری امی ہیں اور فکر تجھے ہورہی ہے۔۔حسن نے اسے تنگ کرنے کے لیے کہا۔۔کیونکہ نمرہ بیگم اس کی آنٹی ہی نہیں بلکہ اس کی ساس بھی تھی۔

حسن کی تین بہنیں تھی دو اس سے بڑی اور ایک چھوٹی۔۔دو بڑی بہن شادی شدہ تھیں جن میں سے احمد دوسری نمبر والی بہن کا شوہر تھا اور چھوٹی بہن کے بارویں جماعت کے امتحانات ہونے والے تھے۔۔

وہ پھر سے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اور موبائل استعمال کررہی تھی اچانک سے اسکی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکرین پر میسج آیا۔۔وہ پڑھنے ہی لگی تھی کہ اسکی بڑی بہن نے اسے بلایا۔۔

عالیہ باہرآؤ ہمیں مارکٹ جانا ہے۔۔وہ موبائل سائیڈ پر رکھ کر باہر چلی گئی۔۔

جب وہ مارکیٹ سے واپس آئی تو اس نے موبائل چیک کیا جہاں میسج آیا ہوا تھا۔

میں پیارا۔۔۔

اُسی انجان شخص کا میسج تھا۔عالیہ کو غصہ آیا اور میسج کیا۔۔

بندہ سلام دعا کرلیتا ہے،حال پوچھ لیتا ہے یہ کیا ہوتا ہے میں پیارا۔عالیہ نے چڑتے ہوئے میسج کیا۔

جس کو پڑھ کر وہ ہنسا اور میسج کیا۔۔

اسلام و علیکم میڈم!کیسی ہیں آپ۔۔

وعلیکم اسلام۔۔میں پیاری۔۔

اچھا آپ پیاری ہیں مجھے لگا آپ چڑیل ہیں۔

اگر میں چڑیل ہوں تو میسج کیوں کیا ایک ہفتے بعد۔۔اس نے چڑتے ہوئے میسج سینڈ کیا۔۔

وہ دونوں فیس بک پر بات کررہے تھے انکی پہلی دفع بات بھی اتوار والے دن

ہوئی تھی اور آج بھی اتوار تھا عالیہ کو لگا کہ وہ اتوار والے دن فارغ ہوتا ہے۔

آپ اتوار کو فارغ ہوتے ہیں۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے کیوں۔۔۔

اس نے نا سمجھی میں میسج سینڈ کیا۔۔جیسے اسے فوراً سمجھ آیا تو پھر سے میسج کیا۔

وہ میں تھوڑا مصروف تھا تبھی ریپلائے نہیں دے پایا۔۔

عالیہ نے اسکے دونوں میسج پڑھ کر ریپلائے کیا۔

اچھا۔۔عالیہ نے صرف اتنا ہی لکھا اور آٹھ کر لاؤنج میں جاکر بیٹھ گئی اور ڈرامہ دیکھنے لگی جہاں اسکی امی اور بہنیں پہلے ہی بیٹھ کر دیکھ رہی تھیں۔

صبح کے وقت اسکی دو بہنیں اسکول گئی ایک چھوٹی بہن جو آٹھویں کلاس میں تھی اور بڑی بہن اسکول میں اساتذہ تھی جو صرف اسکا وقتی شوق تھا اور ایک چھوٹی بہن کالج کی اور دوسرے نمبروالی بہن انسٹیٹیوٹ جاتی تھی اور عالیہ تیسرے نمبر پر تھی۔۔

شام کو عالیہ تیار ہورہی تھی یونیورسٹی جانے کے لیے۔۔

عالیہ شام کے وقت یونی جاتی تھی۔۔عالیہ اتنی حسین نہیں تھی جتنی وہ ہجاب میں لگتی تھی۔۔

اسنے آسمانی رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی جو گھٹنوں تک تھی اور کیپری پہنی ہوئی تھی ساتھ میں ہم رنگ کا ہجاب پہنا ہوا تھا۔۔

وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی ہجاب میں۔۔عالیہ بہت لیٹ ہوگئی تھی اس لیے ابو کے ساتھ گاڑی میں گئی تھی ورنہ وہ پیدل جاتی تھی کیونکہ یونی اسکے گھر سے بیس منٹ کے فاصلے پر تھی اگر پیدل جائے ورنہ گاڑی میں دس یا سات منٹ کا فاصلہ تھا۔۔۔

یونی پہنچتے ہی وہ اپنی کلاس کی طرف بھاگی انگلش کی کلاس تھی جو اسے پسند نہیں تھی ایسا نہیں تھا کہ وہ انگلش پڑھنے میں دلچسپی نہیں رکھتی تھی جبکہ عالیہ کو اپنے انگلش کے پروفیسر پسند نہیں تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیہ سر عمر کو صرف انکے دیکھنے کے انداز سے پسند نہیں کرتی تھی عالیہ کو یہ محسوس تب ہوا جب اسکی دوست صنم نے اسے بتایا کہ سر عمر ساری کلاس میں تمھیں دیکھتے ہیں۔۔تب سے وہ صرف سامنے وائٹ بورڈ کو دیکھتی تھی یا اپنی بک کو۔۔

وہ کینٹین میں بیٹھی کولڈ ڈرنک پی رہی تھی جب اسکے موبائل کی اسکرین پر میسج آیا۔۔

اسلام و علیکم۔۔کیسی ہیں آپ؟وہ مسکرائی اور ریپلائے نہیں دیا۔۔

حسن آج اپنی امی کی طرف آیا ہوا تھا اور نمرہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر لیٹا ہوا ان سے باتیں کررہا تھا اور تھوڑی دیر میں اسکی بہن آئی اور حسن کو تنگ کرنے لگی۔۔

بھائی آپ آئسکریم کھلانے کب لے کر جارہے ہیں؟زینب نے حسن سے مخاطب ہوکر کہا۔

ہاں چلو میں نے کب منع کیا ہے۔۔حسن نے فوراً ہی کہا۔

چالیں پھر کس بات کی دیر ہے۔

پہلے تم تیار تو ہو جاؤ۔

میں تیار ہی تو ہوں کیوں امی میں اچھی نہیں لگ رہی؟

میری بیٹی تو شہزادی ہے۔۔نمرہ بیگم نےاپنی بیٹی کے سوال کا جواب دیا۔

نہیں میرامطلب یہ تھا کہ ساری لڑکیاں باہر جانے سے پہلے تیار ہوکر نکلتی ہیں اس لیے کہا۔۔۔

بس کرو بہن کو تنگ کرنا اور لے جاؤ اسے۔۔

جی امی جو آپکا حکم۔۔

حسن نے گاڑی میں ہی آئسکریم کا آڈر دے دیا تھا۔۔زینب بہت خوش ہوئی تھی۔۔دونوں نے آئسکریم ختم کی اور گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔۔حسن زینب

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کو گھر پر ڈروپ کرکے چل دیا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

رات کو بیڈ پر لیٹے ہوئے اس نے رپلائے دیا۔۔

یاد آگئی جناب کو میری۔۔

میڈم نے میسج سین کرکے رپلائے نہیں دیا۔۔اس نے بھی اسکے سین کرکے رپلائے نہ دینے پر طنز کیا۔

وہ میں یونی میں تھی تھوڑی بزی تھی تبھی رپلائے دینا مناسب نہیں لگا۔۔اسنے وضاحت دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان دونوں کی اس طرح سے بات ہوتی رہتی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اتوار والے دن عالیہ کے گھر والے بہت خوش تھے کیونکہ رمیز سیٹھی اور ہرا سیٹھی کی بڑی بیٹی کا نکاح تھا۔

سب بہت خوش تھے۔

سفید پاؤں تک لمبی فروک میں عالیہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور فروک کے اوپر اسنے حجاب کیا ہوا تھا جو اسکی خوبصورتی کو بڑھا رہا تھا۔

اسکا حجاب ہمیشہ اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا تھا۔

عالیہ اپنے حجاب میں پھولوں والی حجاب ہیڈ بینڈ ٹھیک کررہی تھی اسکی موبائل اسکرین چمک اٹھی۔

جس پر حسن چودھری کا میسج آیا تھا۔

تو میڈم تیار ہوگئی؟

جی بس ہو ہی گئی ہوں۔۔

تو رخصتی کب ہے آپی کی؟

جمعہ کو ہے آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

ایسے ہی کیوں پوچھ نہیں سکتا؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں۔۔۔پوچھ سکتے ہیں۔۔وہ میسج کرکے سب کے پاس چلی گئی جہاں سب اکھٹا ہوکر بیٹھے ہوئے تھے۔

نکاح خیر سے ہوگیا تھا سب بہت تھکے ہوئے تھے۔۔نکاح کے بعد سب اپنی اپنی جگہ پر آرام کرنے چلے گئے۔

جب عالیہ لیٹی تو ۲ بج رہے تھے تب ہی اسکی موبائل اسکرین پر میسج دکھائی دے رہا تھا۔

میڈم کو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔

میسج ۱۲ بجے سے آیا ہوا تھا۔

خیر مبارک۔۔۔

اور میڈم بہت خوش ہے۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔

میڈم اس لیے تو خوش نہیں کہ انکا کمرہ خالی ہورہا ہے۔۔

ہاہاہا اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔بلکہ ایسا ہی ہے مگر پھر بھی بہن کی شادی پر کون خوش نہیں ہوتا۔۔

میں نے تو سنا ہے کہ بڑی بہن کی شادی پر چھوٹی بہنیں روتی ہیں مگر یہاں ماحول ہی الٹا ہے۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے میں سو رہی ہوں۔۔اللہ حافظ۔۔۔

عالیہ میسج سینڈ کرکے سوگئی۔

وہ کلاس میں بیٹھی ہوئی تھی جب اسے معلوم ہوا کہ آج اکنامکس والے سر نہیں آئے ہیں اور انکی جگہ انگلش کی کلاس ہوگی اسکا دل کررہا تھا کہ آٹھ کر چلی جائے جیسے ہی اٹھنے لگی سر عمر کلاس میں داخل ہوگئے تھے اور اپنا لیکچر

شروع کردیا۔

آج عالیہ نے ہمت کرکے سر عمر کی طرف دیکھا۔

اس نے صرف اپنی دوست کی بات سنی تھی سرعمر ساری کلاس میں تمھیں دیکھتے ہیں بس اسکے بعد سے اس نے آج تک سر کی طرف نظریں نہیں کی تھیں آج اس دن کے بعد ہمت کرکے سر کی طرف دیکھا۔

جب اس نے سر عمر کو دیکھنے کے لیے آنکھیں اٹھائی تو واقعی میں سر عمر اسکی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔۔عالیہ نے پریشان ہوکر فوراً نظریں جھکالیں اور سوچنے میں مصروف ہوگئی کہ سر کی نظروں میں ایسا کیا تھا جو اسکو نظریں جھکانی پڑ گئیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ سارے سر دیکھتے ہیں اپنے ہر اسٹوڈنٹ کو کہ کون انکے لیکچر کو صحیح سے سن رہا ہے تو وہ سر عمر سے آنکھیں کیوں نہیں ملا سکی۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم ہی تھی۔۔اسے اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کی۔۔اس نے فورا سر اٹھا کر دیکھا تو سر عمر ابھی تک اسے ہی دیکھ رہے تھے اور مسکرا رہے تھے۔۔۔

رات کو اسکے موبائل اسکرین پر میسج آیا۔

آئی لائک یو۔۔

عالیہ یونی سے گھر تک پیدل آرہی تھی ساتھ میں اسکی دوست صنم بھی تھی جو اسکے گھر سے دو گھر کے فاصلے پر رہتی تھی تبھی دونوں ساتھ میں واپس پیدل آتی تھی چھ بجے وہ گھر پہنچی اور کھانا کھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

عالیہ کو حسن چودھری کا میسج رسیو ہوا۔۔

آئی لائک یو۔۔۔

عالیہ حیرت کے عالم میں میسج پڑھ رہی تھی کہ اس نے کیا لکھ دیا ہے۔۔یا کسی اور کا میسج اسکی طرف غلطی سے تو نہیں کردیا اس نے۔۔۔عالیہ کو بہت سی سوچوں نے گھر لیا تھا۔

لگتا ہے آج جناب کا سر گھوما ہوا ہے۔۔۔عالیہ نے ہوش میں آتے ہی میسج کیا۔

عالیہ کی بہت سی سوچوں میں ایک یہ بھی سوچ تھی کہ شاید اسکا دماغ خراب ہوگیا ہے یا اسکے سر میں درد ہے یا اسکو کسی نے سر پر زور سے مارا ہے تبھی اس طرح کی باتیں کررہا ہے۔۔

عالیہ کا میسج پڑھ کر حسن زور سے قہقہے مارنے لگا اور میسج کیا۔

کیوں۔۔؟؟؟حسن شرارتی ٹون میں بات کرنے لگا۔

تبھی تو اس طرح کا میسج کیا ہے آپ نے مجھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس طرح کا میسج؟؟

جو آپ نے کیا اس طرح کا۔۔۔

ہاں بھئی کس طرح کا وہی تو پوچھ رہا ہوں۔۔

یہ ہی۔۔۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے آپ کا سر گھوما ہوا ہے میڈم۔۔۔

ہاہاہا۔۔چلیں شاباش بتائیں مجھے ایسا میسج کیوں کیا ہے آپ نے۔۔

ارے بھئی کس طرح کا میسج۔۔؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اففففف یہی آئی لائک یو۔۔۔

آئی لائک یو ٹو۔۔

میرا مطلب ہے کہ آپ نے میسج کیا ہے کہ آئی لائک یو۔۔۔

ہاں بھئی آئی لائک یو ٹو۔۔

اففففف حد ہوگئی۔۔

اب کیا کردیا میں نے۔۔

رہنے دیں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔

حسن کی ہنسی رک ہی نہیں رہی تھی کہ اس نے عالیہ کو کس طرح بات میں گھما دیا یہاں تک کہ اس نے خود کہا۔۔رہنے دو۔۔۔حسن آنکھیں بند کرکے سارا منظر پھر سے دہرا رہا تھا اور پھر سے ساری چیٹ پڑھ رہا تھا اور اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ چھارہی تھی اسکو مزا آرہا تھا عالیہ کو تنگ کرکے حسن کو عالیہ اچھی لگنے لگی تھی اب تو کچھ الگ احساس ہورہا تھا جو وہ سمجھ گیا تھا بس اسکو قبول نہیں کررہا تھا اس سارے مامعلے سے عالیہ بے خبر تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیہ آج یونی سے جلدی واپس آرہی تھی ورنہ اس نے چھٹی کرنی تھی۔۔

اکنومکس کی امپورٹنٹ کلاس تھی تبھی گئی ورنہ جانے کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ آج اسکی بہن کی مہندی تھی وہ کلاس لے کر گھر کے لیے روانہ ہوئی تھی راستے میں ایک گاڑی اسے فولو کررہی تھی عالیہ اسکو اگنور کررہی تھی اور اسے غصہ آنے لگا کہ یہ گاڑی والا کب اسکا پیچھا چھوڑے گا کب سدھرے گا یہ۔۔وہ اسکو ایک مہینے سے فولو کررہا تھا بس اسکی یونی سے اسکے گھر تک صرف گاڑی گھماتا رہتا مگر آج اس نے گاڑی اسکے سامنے روکی اور اس سے بات کرنی چاہی۔۔

اسلام علیکم۔۔۔

عالیہ نے اگنور کردیا جیسے اسنے سنا ہی نہ ہوا اور اپنے راستے چلنے لگی

جبکہ عالیہ نے سنا تھا اورعالیہ نے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

آج رات مہندی کے لیے بہت زور و شور سے تیاری ہورہی تھی کہیں کوئی چلا رہا تھا کہیں کوئی۔۔۔گھر سارا مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔کہیں کوئی اپنے کپڑے پریس کررہا تھا کہیں کوئی کپڑے خراب ہونے کی وجہ سے رو رہا تھا گھر میں ہل چل مچی ہوئی تھی اورسب بہت خوش تھے اور ہوتے بھی کیوں نہ گھر کی پہلی شادی تھی انہوں نے معصومہ(عالیہ کی دوسرے نمبر والی بہن) کا نکاح بھی سادگی سے کیا تھا۔سب بہت اچھے لگنا چاہتے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیہ ہرے رنگ کے کپڑوں میں بہت حسین لگ رہی تھی اور پیلے رنگ کا دوپٹہ لیا ہوا تھا اور بالوں کو خوبصورتی سے بنایا ہوا تھا عالیہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

سب مہندی ہال میں آچکے تھے جب دلہا دلہن کو لایا گیا تو شور مچنے لگا اور زیادہ تر شور لڑکی والوں کی طرف سے آیا تھا جبکہ انکا نکاح ہوا وا تھا تبھی مہندی ساتھ کی گئی تھی عالیہ معصومہ کو بلانے گئی تھی۔

جب اس نے اسے دیکھا اور عالیہ کو شوک لگا مہندی کے فنکشن میں سب بہت خوش تھے ہرا اور رمیز سیٹھی کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔

عالیہ جاؤ معصومہ کو بلا لاؤ۔۔ہرا بیگم نے عالیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

جی امی۔۔۔عالیہ بول کر چل دی۔

کیونکہ اسٹیج پر سب موجود تھے سوائے معصومہ کے۔۔وہ سارے مہمانوں کو رسیو کررہی تھی۔۔

عالیہ جب معصومہ کو بلانے گئی تو عالیہ کو وہ دکھائی دیا جو روز اس کو فولو کررہا تھا گاڑی میں۔۔عالیہ کو شوک لگا۔۔ایسا لگا جیسے کہ وہ اسے فولو کر کرکے یہاں تک پہنچ گیا ہو۔۔

کیا ہوا عالیہ؟معصومہ نے پوچھا۔جب عالیہ اسے دیکھ کر رک گئی تھی اور اسے دیکھنے لگی تھی۔۔اور سوچوں میں گم تھی کہ وہ اسے یہاں سے کیسے بھگائے۔

کچھ نہیں۔۔۔عالیہ نے معصومہ کے سوال کا جواب دیا جیسے ہی وہ ہوش میں آئی۔

تو یہاں کیا کررہی ہو پتہ ہے نہ تمھیں فاطمہ کے پاس رہنا تھا۔۔جیسے معصومہ نے اسے یاد کروانا چاہا کچھ۔۔

پانچوں بہنوں میں یہ طہ ہوا تھا کہ سارے وقت فاطمہ کے پاس عالیہ رہے گی اور مہمانوں کو معصومہ رسیو کرے گی۔۔

ہاں ہاں معلوم ہے مجھے زیادہ دادی اماں نہ بنو میری وہ تو امی تمھیں بلارہی

تھی تبھی آئی تھی یہاں۔۔عالیہ نے چڑتے ہوئے کہا۔

مجھے تو کوئی آواز نہیں آئی کہیں سے بھی کہ تم بلا رہی ہو۔۔معصومہ نے بھی طنز کیا۔

ہاں آ ہی رہی تھی بس راستے میں کچھ دکھ گیا تو رک گئی۔۔اس نے حقیقت بتائی۔

اچھا کیا دکھا مجھے بھی دکھاؤ۔۔۔

رہنے دو اور چلو یہاں سے ایسا نہ ہو کہ امی آجائیں۔۔۔عالیہ نے اس سے چھپانا چاہا۔۔

ہاں ہاں چلو ایسا نہ ہو کہ فاطمہ کی مہندی پر بھی ہمیں ڈانٹنا شروع ہوجائیں۔۔دونوں ہنسی اور چل دی اسٹیج کی طرف۔۔۔

رخصتی کا دن تھا سب بہت خوش تھے اور ساتھ میں اداسی بھی تھی کیونکہ ان سب کی ڑی بہن آج اس گھر سے رخصت ہوجائے گی۔۔

عالیہ گلابی رنگ کی فراک میں حسین لگ رہی تھی اور بالوں کو بہت اچھے سے بنایا ہوا تھا۔

عالیہ نے پھر سے گاڑی والے کو اپنی بہن کی رخصتی میں دیکھا اور عالیہ کا پارہ

ہائی ہوگیا اور غصے میں اسکی طرف جانے لگی اس کو سنانے کے لیے کہ بندہ اتنا بھی ڈھیٹ نہ ہو کہ کسی انجان کی شادی میں گھس جائے۔

عالیہ اسکے پاس پہنچنے والی تھی کہ اسکے کانوں میں آواز آئی۔۔

کہاں کی سواری ہے؟

وہ بیڈ پر کراؤن سے ٹیک لگائے خیالوں میں گم تھا کسی کے جب اسکی امی کی آواز آئی۔

کس کے خیالوں میں ہو؟؟

میں بھلا کس کے خیالوں میں ہوں گا؟؟

کوئی تو ہوگی۔۔اس کی امی نے شرارت والے لہجے میں کہا۔۔

اچھا امی آپ کو ایسا لگتا ہے۔۔۔

ہاں کیوں نہیں میرا بیٹا اتنا ہینڈسم ہے۔۔

اچھا آپ کی نظروں میں امی جان۔۔

کیوں کسی نے کچھ کہا ہے۔۔

نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میری پیاری امی جان۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو چلو آٹھو جلدی سے نیچے آجاؤ کھانا تیار ہے۔۔

جی امی جان آپ چلیں میں فریش ہوکرآتا ہوں۔۔

اور اسکی امی جان چلی گئی۔۔

پھر سے وہ اسی خیالوں میں چلا گیا جہاں سے اسکی امی جان نے نکالا تھا اور سوچنے لگا ایسا کیا ہے اس میں جو اسکی آنکھیں اس سے ہٹتی نہیں۔۔ساری کلاس میں وہ ہی کیوں دکھائی دیتی ہے۔۔

کیوں۔۔۔؟

کس لیے۔۔؟

وجہ۔۔۔؟

یہ کس طرح کی کیفیت ہے۔۔۔؟

یہ کیا ہوا ہے مجھے۔۔۔؟

وہ چار مہینوں سے اس ہی کیفیت میں تھا۔۔

وہ اللہ سے سوال کرتا تھا۔۔۔

یا اللہ یہ مجھے کیا ہوا جارہا ہے کیوں میں اسے ہی دیکھتا ہوں۔۔کیوں میرے پیارے اللہ؟مجھے معلوم ہے ایسے کسی کو دیکھنا وہ بھی اسکی اجازت کے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بغیر۔۔گناہ ہے۔۔۔مگر میری آنکھیں۔۔۔۔وہ رک جاتا تھا یہ بول کر۔۔مگر اس بار اس نے جاری رکھا۔

مگر میری آنکھیں اسکے چہرے سے ہٹنے کا نام نہیں لیتی میں پوری کوشش کرتا ہوں۔۔

وہ اللہ سے مخاطب تھا۔۔۔

یا اللہ مجھے اس کیفیت سے نکال یا اسکا حل بتا۔۔۔۔

بیٹا میں نے آپ کے لیے لڑکی دیکھی ہے۔۔

جی امی۔۔حسن کو شوک لگا۔۔بیٹا جی ویسے ہی آپ سی اے کررہے ہیں اور آپکے پاپا کا اتنا بڑا بزنس ہے آپکو نوکری کی کیا ضرورت لڑکی والے بھی مانے ہوئے ہیں بس آپکی حامی چاہیے۔۔

نمرہ بیگم نے بنا رکے اسکے سارے سوالوں کا جواب دے دیا جو حسن کی آنکھوں میں دکھ رہے تھے۔۔

مگر امی۔۔۔حسن نے جیسے کچھ کہنا چاہا۔۔نمرہ بیگم پھر سے بولنا شروع ہو گئیں۔

کیا کی کوئی گنجائش نہیں ہے بیٹا میری بھی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی میں اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے آپکی شادی دیکھنا چاہتی ہوں۔۔نمرہ بیگم نے حسن

کے سامنے ایموشنل بلیک میلنگ کی جس میں وہ کافی حد تک کامیاب ہوگئی۔

اچھا امی ٹھیک ہے مگر پہلے میرا آخری سیمسٹر ہوجائے بس دو مہینے رہتے ہیں پھر اس حوالے سے بھی سوچ لیں گے۔۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسی آپکی مرضی ہاں مگر میں بات پکی کرلیتی ہوں اور چھوٹی سی رسم بھی کرلیتے ہیں۔۔

نمرہ بیگم نے حسن کی بات کو اگنور کرکے بات پکی کرنے کا بم پھوڑا جس سے حسن ششدر رہ گیا۔۔

ٹھیک ہے۔۔حسن نے بے دلی سے اپنی امی کو جواب دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں کی سواری ہے؟صنم نے اس سے پوچھنا چاہا کیونکہ عالیہ کے چہرے پر غصہ چھایا ہوا تھا۔

یار یہ وہ ہے جو فولو کررہا ہے۔۔عالیہ نے اسے یاد کروانا چاہا۔۔

کون؟؟؟صنم کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔

وہی!گاڑی والا۔۔عالیہ نے صنم کو شناخت بتائی۔۔

ہاں!گاڑی والا تو یاد ہے مجھے مگر تم کس کی بات رہی ہو دکھاؤ تو سہی۔۔۔جیسے وہ پوچھنا چاہ رہی ہو کہ کس کو دیکھ کر وہ غصہ ہو گئی۔۔

وہ سامنے کالے کپڑوں والا۔۔

نہ کر یار۔۔۔صنم کو شوک لگا۔

کیوں۔۔۔عالیہ کو حیرانی ہوئی کہ صنم ایسے کیوں کہہ رہی ہے۔۔۔۔

یار یہ تو دلہے والوں کی طرف سے لگ رہا ہے مجھے۔۔۔صنم نے اپنی بات جاری رکھی۔

اور تمہیں کیسے پتہ یہ وہی ہے تم شریف آدمی پر الزام لگا رہی ہو۔۔دیکھ کتنا معصوم ہے اور اتنا ہینڈسم لڑکا تمھیں فولو کرے گا؟؟؟صنم کے لہجے میں شرارت تھی شاید عالیہ کا غصہ کم ہو اسکی باتوں سے مگر ایسا نہیں ہوا الٹا اسکے غصے میں اضافہ ہوا۔۔

یہ وہی ہے میں گیرنٹی دیتی ہوں مہندی والے دن میں یونی سے جلدی گھر گئی تھی تو یہ میرے راستے میں آیا تھا اور تو اور سلام بھی کیا تھا اب بول کہ میں غلط ہوں میری آنکھیں نہیں بٹن ہیں۔۔عالیہ نے چڑتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا ہے آپ دونوں کو؟؟عالیہ کی سب سے چھوٹی بہن آئی اور پوچھنے لگی۔۔

کچھ بھی تو نہیں جنت۔۔عالیہ نے جواب دیا۔۔

تم بہت پیاری لگ رہی ہو جنت۔۔صنم نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔

بہت شکریہ آپی۔۔

آپی کی تعریف نہیں کروگی؟؟صنم نے اسے تنگ کیا۔۔تاکہ جو سوال اس نے کیا تھا بھول جائے۔۔

جی آپی آپ بھی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔جنت نے معصوم بچوں کی طرح اسکی تعریف کی۔

ان ساری بہنوں میں جنت سب سے چھوٹی اور انتہائی معصوم تھی۔

فاطمہ کی رخصتی ہونے کے بعد گھر میں اداسی چھائی ہوئی تھی۔۔ولیمہ بھی خیریت سے ہوگیا اور پھر سب اپنے شیڈول پر آگئے۔۔

آج وہ یونی گئی تو اسکی اکنومکس اور انگلش کی کلاس تھی چونکہ بہن کی شادی کی وجہ سے کچھ دن یونی نہیں گئی تھی تو یونی میں گھستے ہی وہ اپنا اکنومکس کا اسائنمنٹ جمع کروانے چل دی۔۔

وہ اپنے اللہ سے مخاطب تھا اور اس نے تہیّہ کرلیا تھا کہ وہ اپنی نظروں کو کنڑول میں رکھے گا۔۔وہ اپنی نظروں کو پھر سے اس کی طرف دیکھنے نہیں دے گا۔۔۔وہ اپنی نظروں کو قربانی دینے کے لیے کہے گا۔۔وہ اپنی نظروں میں صبر پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔۔

بھلا کیسے وہ اپنی نظریں سمبھالے جبکہ وہ اسے بہت اچھی لگتی تھی اچھی تو بہت

عام سی بات ہے وہ اسے اچھی سے زیادہ اگے نکل گیا تھا بلکہ اسکو تو محبت ہوگئی تھی اور محبت میں قربانی دینا بہت بڑی بات ہوتی ہے اور وہ اپنی محبت کو حلال کرنا چاہتا تھا جب تک اس نے اپنی نظروں کو انتظار کرنے کے لیے کہا۔۔

اس نے اپنی نظروں کو سمجھا لیا تھا اور اسکی نظروں نے بات مان بھی لی تھی اور صبر کررہی تھی۔۔انتظار کررہی تھی کہ کب اسے پھر سے دیکھیں گی مگر اس بار پورے حق سے دیکھنے کا وعدہ کیا تھا اپنی نظروں سے اور تب تک نہیں دیکھے گا جب تک اسے دیکھنے کا پورا حق نہ ہو اور محبت میں تو انتظار کرنا ہوتا ہے۔۔چاہے انتظار کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو انتظار کا مزا ہی اپنا ہوتا ہے بس اسکے خیالوں میں رہنا اسے سوچنا۔۔۔

کیا ایسا ہوتا ہے اور ہوتا ہے بھی تو کیوں ہوتا ہے۔۔

یہ سب محبت کی شروعات ہوتی ہے اور محبت تو اچھے خاصوں کو رلا دیتی ہے۔۔۔

اکنامکس کی کلاس کے بعد آدھے گھنٹے کی بریک تھی اسکے بعد انگلش کی کلاس۔۔۔

وہ کلاس میں جانے سے پہلے خود سے مخاطب تھا اور خود ہی خود میں باتیں کرنے لگا اورجب ٹائم ہوگیا تو کلاس کے لیے روانہ ہوا وہ کوریڈور سے گزر رہا

تھا تب اسے عالیہ آتی دکھائی دی عالیہ کی نظر بھی عمر پر پڑی تو فوراً نظریں چرالیں عمر یہ دیکھ کر اپنی ہنسی کنٹرول کرنے لگا اور کلاس میں چلا گیا۔کلاس میں جانے کے بعد اسٹوڈنٹس سے انکا حال چال پوچھ کر اپنا لیکچر شروع کردیا اس بارعالیہ نے پھر سے سر عمر کی طرف دیکھا مگر عمر اسے نہیں دیکھ رہا تھا عالیہ کو حیرانی ہوئی اسے لگا شاید اسکی غلط فہمی تھی کہ سرعمر ا سے دیکھتے ہیں کیونکہ سر عمر ان سے کافی بڑا نہیں تھا بلکہ جوان ٹیچر تھا جس کو اپنی تعلیم ہونے کے بعد ہی کسی یونیورسٹی سے لیکچرار بنے کی آفر آئی اس کی انگلش بہت زبردست تھی کیونکہ عمر نے بی بی اے کے بعد ماسٹرز کیا تھا انگلش میں وہ ایم بی اے کرنا چاہتا تھا مگر گھر کے مسئلے مسائل کی وجہ سے نا کرسکا تب ہی اس نے آفر کو رد نہیں کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

جیسے اسکا فورت سیمسٹر ختم ہوا جس میں اس نے انگلش سبجیکٹ سلیکٹ کیا تھا تو اسے محسوس ہوا کے سر عمر اسکو دیکھتے ہی نہیں ہیں یا پھر دیکھنا بند کردیا ہے عجیب کشمکش میں تھی عالیہ اور وقت گزرتا گیا اسکا آخری سیمسٹر شروع ہوگیا اسکے بی بی اے کا آخری سیمسٹر تھا اور وہ بہت خوش تھی کہ وہ گریجویٹ ہوجائے گی کچھ عرصے میں۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

معصومہ کی رخصتی ہوگئی تھی کچھ عرصے پہلے ہی کیونکہ تایا ابو کے بہت اصرار

کے بعد سیٹھی خاندان نے اپنی دوسری بیٹی کی رخصتی کردی کیونکہ تایا ابو کا کہنا تھا کہ اب ان کی عزت انکے حوالے کی جائے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بیٹا آپکو دیکھنے کے لیے آپکے بابا کے دوست کی فیملی آرہی ہے تو آپ تیار رہیے گا۔۔ہرا بیگم نے عالیہ کو کہا۔۔

جی امی ٹھیک ہے۔۔عالیہ نے جواب دی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عالیہ سب کو چائے دے رہی تھی تب اسکی نظر اسی پر پڑی عالیہ کوغصہ آنے لگا کہ وہ یہاں بھی ٹپک پڑا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا حنظلہ کو چائے دیں۔۔

ہرا سیٹھی نے عالیہ کے ہاتھ رکے ہوئے دیکھے تو کہا۔

عالیہ نے کچھ کہا نہیں بس چائے دی اور ایک صوفے پر جا بیٹھی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

جی تو ہماری طرف سے ہاں ہے ہمیں آپکی بیٹی بہت پیاری لگی باقی آپکی مرضی آپکا جو فیصلہ ہوگا ہمیں منظور ہوگا۔۔ماہنور بیگم نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا۔

جی ہم سوچ کر آپ کو بتائیں گے۔۔۔ہرا نے ماہنور کی طرف ایک مسکراہٹ

اچھالتے ہوئے کہا۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

بیٹا آپکی بہن کے لیے پرپوزل آیا ہے۔۔تھوڑی دیر کے بعد پھر سے شروع ہوئیں۔۔۔

بہت اچھے ہیں وہ لوگ لڑکا سی اے کے آخری سیمسٹر میں ہے اور انکے والد کا اپنا بزنس ہے آپ اپنی رائے دیں۔۔

جی امی جیسا آپکو بہتر لگے ویسے بھی آپ جو فیصلے کرتی ہیں ہمیشہ صحیح ہوتے ہیں۔۔عمر نے اپنی والدہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے بیٹا میں پھر بات کو آگے بڑھاتی ہوں۔۔شبانہ بیگم نے خوشی سے کہا۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

یار میرے لیے پرپوزل آیا ہے۔۔عالیہ نے صنم کو بتایا۔

ارے واہ یار اب تو میری دوست دلہن بننے جارہی ہے۔۔صنم نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

تم پریشان کیوں ہوں؟صنم نے عالیہ کو خاموش پاکر کہا۔

یار پتہ ہے کس کا آیا ہے؟عالیہ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

ارے یار میں کتنی بے وقوف ہوں میں نے تو یہ پوچھا ہی نہیں کہ کس کا آیا ہے چل اب بتا کس کا آیا ہے؟؟صنم نے اپنے سر پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

اسی گاڑی والے کا۔۔۔۔عالیہ نے سارے جملے پر بہت زور دیتے ہوئے کہا۔

کییییا!!صنم نے بہت بڑا منہ کھولتے ہوئے کہا۔

بس کر منہ میں مکھی چلی جائے گی منہ بند کر اب۔۔۔عالیہ نے اسکا بڑا سا منہ کھلا دیکھ کر کہا۔

یار اب بتا آگے کیا ہوا تم نے اسے سنا تو نہیں دی یا پھر رشتے سے منع کردیا یا پھر تم نے اپنی امی کو بتا دیا یا پھر اپنے گھر میں ہی کھڑے کھڑے بے عزتی کردی یا پھر۔۔۔۔

صنم بولے جارہی تھی اپنی طرف سے وسوسے پیدا کیے جارہی تھی جب عالیہ نے اسکی بات کے بیچ میں ہی کہہ دیا۔

ففففففف!!!

عالیہ نے لمبی آہ بھری اور صنم کو جھنجھوڑا تاکہ وہ وسوسوں کی دنیا سے باہر آئے۔۔

عالیہ اپنے بیڈ پر لیٹی ہوئی اپنے موبائل کی اسکرین کو اوپر نیچے کررہی تھی تب جنت اسکے کمرے میں آئی۔

امی ابو بلا رہے ہیں آپ کو آپی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے وہ خیالوں میں گم تھا اور سوچے جارہا تھا کہ وہ عالیہ کے گھر اس کی پڑھائی ختم ہونے بعد جائے کیونکہ اسے ڈر تھا کہ وہ لوگ منع نہ کردیں کہ ان کی بیٹی ابھی پڑھ رہی ہے اور ایسی بہت سی سوچوں میں ایک یہ بھی سوچ تھی کہ جو اسکے ذہن میں آرہی تھی کہ وہ اس سے صرف نکاح کرے اور رخصتی اسکی پڑھائی ختم ہونے کے بعد۔۔۔جب اسے اپنی یہ سوچ منفرد لگی تو اس نے سوچ لیا کہ وہ اپنی امی سے بات کرے گا۔

پھر بیڈ سے آٹھ کر امی کے پاس گیا جب ہال میں پہنچا ہی تو اسکو شبانہ بیگم دکھائی دی اور وہ بہت خوش تھی اور عمر کو آتے ہوئے کہنے لگیں۔۔

بیٹا میں آپکے پاس ہی آنے والی تھی۔۔شبانہ بیگم نے عمر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بس دیکھیں امی مجھے علم ہوگیا تھا کہ آپ آنے والی ہیں تو میں خود ہی آگیا۔۔

عمر شرارت بھرے لہجے میں کہنے لگا۔۔

بیٹا آپکی بہن کے لیے پرپوزل آیا ہے۔۔یہ ساری باتیں ہونے کے بعد عمر اپنے کمرے میں آگیا اور پھر سے خیالوں میں چلا گیا۔۔

اسلام و علیکم۔۔عالیہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا۔

وعلیکم اسلام!آئیں بیٹا اندر۔۔

ہرا بیگم نے عالیہ کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور بیٹھنے کو کہتے ہوئے اپنی بات شروع کی۔۔

بیٹا دیکھیں آپکے والد صاحب کے دوستوں کو آپ بہت پسند آئی ہیں اور وہ آپکو اپنے گھر کی عزت بنانا چاہتے ہیں ہمیں بھی کوئی مسئلہ یا انکار نہیں ہے ہم سب آپکی رائے جاننا چاہتے ہیں۔۔ہرا نے رک رک کر ساری بات کہہ دی۔

جی امی جیسا آپ دونوں کو بہتر لگے آپکا جو فیصلہ ہوگا مجھے انکار نہیں ہوگا۔۔۔عالیہ نے آرام سے ہرا بیگم کو جواب دیا۔

ہرا نے اپنی بیٹی کو پیار کیا اور اسکے سر پر بوسہ دے کر گلے سے لگایا۔

عالیہ کلاس ختم ہونے کے بعد کینٹین میں جارہی تھی۔۔تب اسے سر عمر دکھائی دیےعالیہ نے سر عمر کو کافی عرصے سے نہیں دیکھا تھا یہاں تک کہ اپنے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فورت سیمسٹر کے بعد تو بالکل بھی نہیں ہاں بس یونی کے کسی فنکشن میں دیکھ لیتی تھی اور ہمیشہ کی طرح نظر چرا لیتی تھی جبکہ عمر اسے دیکھے یا نہ دیکھے عالیہ کے لیے نظر چرانا جیسے فرض ہوگیا تھا اسکو اپنی کیفیت سمجھ نہیں آتی تھی آرام آرام سے عالیہ کو اپنا فورت سیمسٹر یاد آرہا تھا اور اپنے خیالوں کو جھٹک کر آگے بڑھنے لگی تب صنم نے سر عمر کو سلام کیا۔۔

اسلام وعلیکم سر۔۔

وعلیکم سلام۔۔عمر نے بڑے آرام سے جواب دیا۔

کیسے ہیں آپ سر؟صنم نے عمر کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تو پھر سے بولنا شروع کردیا۔

الحمد اللہ میں ٹھیک۔۔

سر ہم آپکو یاد ہیں؟؟صنم نے پھر سے بولا۔

جی۔۔۔عمر نے سر جھکا کر بڑے آرام سے جواب دیا۔

عالیہ کے دل نے بہت زور سے مچلنا شروع کیا اور ایک دم سے گیا جب عمر نے اپنا آگے کا جملہ بولا۔۔

اپنے اسٹوڈنٹس کو کون بھولتا ہے۔۔عمر نے پیاری سی مسکراہٹ دکھاتے ہوئے کہا۔

عمر مسکراتے ہوئے کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا بڑی بڑی آنکھیں کھڑی ناک براؤن رنگ کی ہلکی ہلکی ڈاڑھی ہونٹوں پر کھلی ہوئ پیاری مسکراہٹ اسکے جبھڑوں پر بڑی سج رہی تھی نیلے رنگ کا سوٹ پہنے ہوئے وہ کسی الگ دنیا سے آیا ہوا لگ رہا تھا۔

عالیہ نے سر اٹھا کر عمر کی طرف دیکھا۔۔اور پھر نظریں جھکالیں اور پریشان ہوگئی کہ سر عمر اس سے کیوں بات نہیں کررہے جبکہ ایسا نہیں تھا عمر اگر عالیہ کو نہیں دیکھ رہا تھا تو وہ صنم کو بھی نہیں دیکھ رہا تھا اور سر جھکائے بڑے ادب سے جواب دے رہا تھا ایک اچھے استاد کی طرح۔۔

سر میں آگے ایم بی اے کروں گی۔۔صنم نے خاموشی کو توڑا۔

ماشاءاللہ اور عالیہ آپ؟؟عمر نے عالیہ سے مخاطب ہوا۔

جہاں عالیہ کی ڈھرکنیں تھمیں تھیں وہیں عمر کی بھی تھمیں تھیں کیونکہ وہ خود پہلی دفعہ عالیہ سے مخاطب ہوا تھا اسکے منہ سے خود با خود نکل گیا سوال جیسے جاننا چاہتا ہو کہ عالیہ کے آگے کے کیا پلین ہیں۔۔عالیہ نے بہت ہمت کرکے بولنا چاہا تو صنم بیچ میں بول دی۔۔

ارے سر عالیہ تو دلہن بننے والی ہے فلحال آگے کا کوئی پلین نہیں کیا اسکے ہیں نہ عالیہ۔۔

صنم بہت پرجوش ہوکر بولی اور عالیہ کی طرف دیکھا تو عالیہ اسے چیر کھانے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ماشااللہ خوش رہیں۔۔عمر یہ بول کر چل دیا تیز رفتار میں۔۔۔

آج دل بہت بے چین تھا یا پھر ٹوٹ گیا تھا کرچی کرچی ہوگیا تھا اسکا دل بہت اداس ہوگیا تھا اپنے کمرے میں زمین کے بل بیٹھے ہوئے اسے اپنی جان جاتی دکھائی دے رہی تھی جس سے بے پناہ محبت کی۔۔وہ کسی اور کی!!!!اس کے ذہن میں یہ الفاظ آتے ہی رک جاتے آگے سوچنے کی ہمت ہی نہیں ہورہی تھی مگر یہ تو حقیقت تھی اسے درد ہورہا تھا جیسے اسکے جسم میں شیشے کے ٹکڑے ڈال کر نکال رہے ہوں بار بار عمر خاموش آنسوں رو رہا تھا ایک مرد تب روتا ہے جب اسکی عزت پر آ بنے مگر وہ اسکی عزت نہیں تھی سوائے محبت کے اس نے عزت بنانے کا صرف سوچا تھا رد عمل نہیں دیا تھا

زارو قطار روئے جارہا تھا اپنے آپ کو کوس رہا تھا کہ اس کی غلطی کیا تھی جو اسے سزا مل رہی تھی۔۔وہ اللہ سے مخاطب ہوا۔۔

یا اللہ کیوں مجھے ہی کیوں!مجھے کیوں سزا دے رہے ہیں میں نے صرف محبت کی ہے کیا یہ گناہ ہے؟؟محبت کرنا گناہ ہے؟؟اگر گناہ ہے تو مجھے محبت میں کیوں مبتلا کیا؟؟کیوں کیا؟؟کیوں کیا؟؟؟کیوں کیا؟؟کیوں کیا؟؟؟زور زور سے چلا رہا تھا۔۔

یا اللہ میں نے اسکا ذکر صرف آپکے ساتھ کیا ہے اسکا ذکر ساری دنیا میں نہیں

کیا جس سے وہ رسوا ہو پھر بھی میری محبت کی اہمیت نہیں؟؟

میں نہیں کرتا اسکا ذکر

کسی تیسرے کے ساتھ

اسکے بارے میں بات

صرف خدا سے ہوتی ہے

عمر کا وجود بھاری ہورہا تھا تو فوراً اسکے ذہن میں آیا۔

اِنَّ معَ اِلعُسرِ یُسرًا

بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی سوچوں میں گم ہم ہمت ہارنے کے قریب ہوتے ہیں کہ اچانک کچھ ایسے الفاظ پڑھنے کو ملتے ہیں کہ حوصلہ بحال ہوجاتا ہے یہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے وہ ہمیں امید کی کرن تھما دیتا ہے۔

وہ آٹھ کر وضو کر آیا اور نما ز عشاء ادا کرنے لگا اور نماز کے بعد وہ اپنے آپکو ہلکا محسوس کررہا تھا اور بیڈ پر جاکر لیٹ گیا کچھ پل میں نیند نے اسے آکر جکڑ لیا اسے خود معلوم نہیں ہوا کہ وہ کب نیند کی وادی میں چلا گیا۔

وہی محسوس کرتے ہیں سزا دردِ محبت کی

جو اپنی ذات سے بڑھ کر کسی سے پیار کرتے ہیں

گھر میں بہت ہلچل مچی ہوئی تھی سب اِدھر اُدھر پھر رہے تھے کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں اتنی ہلچل تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے مینا بازار میں آگئے ہوں۔۔

معصومہ تیار ہونے کے بعد عالیہ کے کمرے میں آئی چونکہ اسنے پہلے ہی عالیہ کو تیار کردیا تھا اور خود تیار ہونے چلی گئی تھی۔۔

بیٹا دیر ہورہی ہے جلدی کریں بس آنے ہی والے ہونگے حنظلہ کے گھر والے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہرا بیگم نے فاطمہ سے کہا۔

جی امی بس سب تیار ہیں آپ پریشان نہ ہوں۔۔معصومہ نے امی کو سکون سے بیٹھاتے ہوئے کہا۔

جاؤ دیکھوعالیہ کو۔۔تیار ہوئی کہ نہیں کیا جانے معصومہ نے اسے تیار کیا ہے کہ نہیں۔۔

ہرا پھر سے اٹھتے ہوئے بولی تب رمیز صاحب نے کہا۔

بچیاں دیکھ لیں گی آپ بیٹھ جائیں۔۔۔

میری پیاری امی جان سب تیار ہیں ہماری دلہن صاحبہ بھی تیار ہیں۔۔فاطمہ نے ہرا بیگم کو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عالیہ کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی تب مولوی صاحب رمیز صاحب کے ساتھ اجازت لے کر اندر آئے اور نکاح شروع کیا۔۔

عالیہ سیٹھی والد رمیز سیٹھی آپکا نکاح حنظلہ والد نبیل ملک کے ساتھ ہوا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے؟؟

عالیہ کے کانوں میں جیسے ہی مولوی صاحب کی آواز آئی تو خیالوں کی دنیا میں چلی گئی اور اسکو اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی اپنے ہی خیالوں میں ہی تھی جب ہرا بیگم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ ہوش میں آئی۔۔

قبول ہے۔۔

مولوی صاحب کے تین بار پوچھنے پر عالیہ نے نکاح کے دو بول بول دیے اور سب کے جانے کے بعد اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں اور منہ کو اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عالیہ کی پڑھائی ختم ہوگئی تھی اور فوراً ہی اسکی رخصتی ہوگئی تھی آج عالیہ اور حنظلہ کا ولیمہ تھا جبکہ رخصتی سادگی سے ہوگئی تھی بس حنظلہ کی فیملی اور عالیہ

کی فیملی تھی جس میں انھوں نے اپنے کسی جان پہچان کو نہیں بلایا تھا سوائے چند رشتہ دار کے۔۔

ولیمے میں سب رشتہ دار جان پہچان والے دوست آحباب اور محلے والے آئے ہوئے تھے۔۔

دلہن دلہا کی جب انٹری ہوئی تو شور ایسے اٹھا جیسے کوئی شہزادہ شہزادی آسمان سے اتر آئے ہوئے ہوں انکا جوڑا غصب ڈھا رہا تھا۔

عالیہ نے پیچ رنگ کی میکسی پہنی ہوئی تھی جس پر خوبصورت سی کرھائی کی گئی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ وہ جوڑا عالیہ کے لیے بنا ہو یا پھر اس جوڑے کی خوبصورتی عالیہ کے پہننے سے بڑھ رہی ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنظلہ نے سرمئی رنگ کا سوٹ کوٹ پہنا ہوا تھا اور بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے ہوئے وہ کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

دونوں ساتھ میں آرہے تھے سب لوگ انکو دل ہی دل میں دعائیں دے رہے تھے جبکہ ایک شخص شوک بیٹھا ہوا تھا اسکی نظر ہٹ ہی نہیں رہی تھی اس نئے جوڑے خاص طور پر عالیہ سے اور نظر ہٹنے کو کیوں کہے گی عالیہ لگ ہی پری رہی تھی اس شخص کو اپنا دل بند ہوتا نظر آیا۔۔

سب اس نئے کپل سے ملنے انکے پاس اسٹیج پر آرہے تھے اور انکو بلائے دے رہے

تھے جب حنظلہ کے دوست آئے تو حنظلہ کھڑا ہو گیا اور ان سے ملنے لگا۔

ہاں تو بھائی کر لی آخرکار تو نے بھی شادی۔۔

فارس نے اسکو آنکھ مار کے کہا جس پر تینوں دوستوں کے قہقہے بلند ہوئے اور ایک ان میں سے جو خاموش تھا جس کو حنظلہ دیکھ کر حیران ہوا اور کہا۔۔

ہاں جانتا ہوں تو کم ہنستا ہے مگر تیرے دوست کی شادی ہے ہنس لے بھائی ٹیکس نہیں لگاؤں گا تو ڈر نہیں۔۔۔

حنظلہ نے عمر کو تنگ کرنا چاہا۔۔

یہ چاروں اسکول کے دوست تھے انکی دوستی اتنی گہری تھی کہ سب انکی دوستی کی مثال دیتے تھے۔۔

یار چھوڑ آج اسکا موڈ خراب ہے مجھے تو ایسے لگ رہا ہے جیسے اسے سانپ ڈس گیا ہو۔۔

فہد نے حنظلہ کو آنکھ مارتے ہوئے عمر کو تنگ کیا۔

جبکہ عمر ان سب کی باتوں کو اگنور کیے ہوئے نظریں جھکائے کھڑا تھا۔

ابے یار تو ایسے کھڑا ہے جیسے تو دلہن ہو۔۔

فارس کی بات پر حنظلہ اور فہد کا بھی قہقہہ بلند ہوا۔

ان تینوں کی آواز پر عالیہ نے انکی طرف دیکھا جو کب سے صنم کے جانے کے

بعد خاموش بیٹھی ہوئی تھی عالیہ کی نظر عمر پر پڑی تو اسکی ڈھرکنیں ایک پل کے لیے تھم سی گئیں خود کو سمبھالتے ہی اس نے حنظلہ کی طرف دیکھا جو اسکا شریک حیات تھا۔۔

عمر اگر دینے کو آتا تو ان تینوں کے تنگ کرنے پر انکی اچھی خاصی کردیتا جو وہ ہر دفعہ کرتا آیا ہے مگر اس بار ماحول ہی الگ تھا وہ تو دل کے ہاتھوں ہارا ہوا تھا اپنی کیفیت کس کو بتاتا اگر بتا بھی دیتا تو کیا ہو جاتا وہ تو کسی اور کی نہیں بلکہ اسکے جگری دوست حنظلہ کی بیوی بن چکی تھی۔

عمر نے دل کو سمبھالا اور حنظلہ سے مخاطب ہوا۔۔

مبارک ہو تمھیں میرے یار بہت بہت۔۔

وہ جو تینوں قہقہے لگا رہے تھے اسکی آواز سن کر رک گئے اور تینوں نے مل کر کہا۔

یہ ہم نے کیا سنا؟

جس پر عمر دھیما سا مسکرایا۔

آئے ہائے مسکرایا جارہا ہے۔۔

حنظلہ نے عمر کو چھیڑا۔

حنظلہ نے عالیہ کی طرف رخ کیا اور ان تینوں سے ملوایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوئے نکموں یہ تمہاری بھابھی۔۔

اچھا ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا۔۔

فارس نے مسکرتے ہوئے کہا جس پر حنظلہ نے اس کی کمر میں مکا رسید کیا۔

اسلام و علیکم۔۔

عالیہ کی پیاری اور دھیمی آواز پر عمر کی دھڑکنیں رک گئیں۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔

تینوں نے مل کر کہا جبکہ عمر کی آواز کہیں دور سے آتی دکھی عمر کا دل بار بار اس سے کہہ رہا تھا حلانکہ ایسا کہا جائے کہ گزارش کررہا ہو۔۔التجا کررہا ہو کہ دیکھ لے آخری بار تو دیکھ لے ہاں مانا تیرے دوست کی بیوی ہے پر پھر بھی دیکھ لے دیکھنے سے کیا جارہا ہے عمر نے نظریں نہیں اٹھائیں لاکھ کوشش کی اس کی پلکوں نے اٹھنے کی مگر عمر نے اجازت نہیں دی۔۔

چاچو آپ نے میری تعریف ہی نہیں کی آج۔۔

ارحم نے عمر کی طرف آتے ہوئے روٹھے انداز میں کہا۔

ارحم حنظلہ کے بڑے بھائی کا بیٹا تھا وہ حنظلہ کے سارے دوستوں کو عزیز تھا کیونکہ وہ تھا ہی اتنا پیارا۔۔۔معصوم۔۔۔مگر عمر اور حنظلہ سے زیادہ لگاؤ تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحم کا۔۔۔حنظلہ کی تو جان بستی تھی ارحم میں۔۔

عمر نے ارحم کو اٹھایا اور پیار کرتے ہوئے کہا۔

آج کی ساری محفل میں ارحم ہی سب سے ہینڈسم لڑکا ہے اور۔۔۔عمر کہہ ہی رہا تھا کہ فہد نے بیچ میں بولا۔۔

اور ساری لڑکیوں کا کرش۔۔۔

جس پر وہاں جو بھی کھڑے تھے ہنسنے لگے۔۔

انکی شادی کو ایک ہفتہ ہوگیا تھا۔۔۔حنظلہ موبائل میں اپنی شادی کی تصاویر دیکھ رہا تھا جو اس نے فہد سے کہہ کر کلک کروائی تھیں عالیہ کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاچو چاچو۔۔۔

ارحم بھاگتا ہوا حنظلہ کے پاس آیا جو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا۔۔

جی چاچو کی جان۔۔

حنظلہ نے موبائل میں دیکھتے ہی جواب دیا۔۔

چاچو آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟

ارحم نے حنظلہ کو موبائل میں دیکھتے ہی حیرت کے تعصرات لیتے ہوئے کہا۔

چاچو کی جان۔۔۔

حنظلہ نے پھر سے نظریں نہیں ہٹائی تھیں موبائل سے۔۔

ارحم اسکے پاس آیا اور موبائل میں دیکھا اور شرارتی مسکان لیتے ہوئے حنظلہ کو بازو میں مکا مارتے ہوئے کہا۔۔

اچھھا تو پھر میں کون ہوں؟

ارحم شرارتی ٹون میں کہنے لگا۔۔

تھا تو وہ نو سال کا مگر باتوں سے نہیں لگتا تھا۔

آپ بھی چاچو کی جان۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنظلہ نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔

یہ تو نا انصافی ہے چاچو۔۔

ارحم نے منہ بھاڑتے ہوئے کہا۔

ارے چاچو کی جان آئسکریم کھانے چلیں۔۔

ارحم کی آئسکریم کے نام پر آنکھیں چمک آئیں۔۔اور سر اثبات میں ہلایا۔۔

آپ مجھے فولو کیوں کرتے تھے؟

حنظلہ کاؤچ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ میں کام کررہا تھا تو عالیہ نے اس سے سوال کیا اور وہ کچھ لمحے عالیہ کو دیکھتے رہا اور اسکے پاس آکر بیٹھا جو بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

آپ نے میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا تھا؟

حنظلہ نے عالیہ کے سوال کے اوپر سوال کیا تھا۔۔

آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

عالیہ نے چہرہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

آپ کو پتہ ہے میں نے آپ کو پہلے کب دیکھا؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنظلہ نے پھر سے سوال کیا۔۔

مجھے نہیں معلوم یہ تو آپکو پتہ ہونا چاہیے۔۔

چلیں میں آپ کی مشکل آسان کردیتا ہوں۔

حنظلہ نے شرارتی لہجے میں کہا۔

میں نے تمھیں پہلے فاطمہ کے نکاح میں دیکھا تھا اور دیکھتے مجھے تم سے پیار ہوگیا تھا بس پھر تمھیں بتانا تھا مگر رانی صاحبہ سنیں تو نہ۔۔پھر میں نے امی کو تمہارے گھر بھیج دیا۔

حنظلہ کی آنکھوں میں صاف صاف پیار دِکھ رہا تھا تو عالیہ نے نظریں جھکا لیں۔۔

بیٹا آپ فری ہیں۔۔

شبانہ عمر کے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے کتابوں سے الجھتے دیکھا۔

جی امی جان۔۔۔

وہ بک شیلف میں کتابیں سیٹ کررہا تھا۔

بیٹا کہاں غائب رہتے ہیں آپ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شبانہ نے پریشانی سے کہا۔

امی آپکے پاس ہی تو ہوتا ہوں۔۔

مجھے تو نہیں لگتا۔۔۔

عمر شبانہ بیگم کے پاس آکر انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔جو بیڈ پر بیٹھی باتیں کررہی تھیں۔

بیٹا کیا ہوا ہے آپکو کوئی مسئلہ ہے تو آپ مجھے بتاسکتے ہیں۔۔

شبانہ بیگم عمر کے بالوں میں ہاتھ گھماتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

امی ایسا نہیں ہے۔۔

اچھا بیٹا جی مجھے تو نہیں لگتا کہ کچھ نہیں ہے حال دیکھا ہے اپنا کیا کردیا ہے اپنے آپکو کھانا تک صحیح نہیں کھاتے آنکھیں دیکھو اپنی اتنی پیاری اور گہری آنکھیں۔۔۔جس میں اب اندھیرا چھایا ہوا ہے۔۔بالکل خالی لگتی ہیں چہرے کو دیکھو اپنے مرجھا سا گیا ہے جو کھلا رہتا تھا مسکراتا تھا چاہے ہونٹ مسکرائے یا نہ چہرہ مسکراتا تھا کیا کردیا ہے اپنے آپکو۔۔

شبانہ کے آنکھوں سے انسوں بہہ رہے تھے۔

امی جان ایسا نہیں ہے آپ کو وہم ہوا ہے۔۔

اپنی امی کے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولا اور انکے سینے سے لگا اور تسلی دی اور مسکرایا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر بیڈ پر لیٹا ہوا تھا آنکھوں میں کوئی منظر نہیں تھا اور خیالوں سے الجھ رہا تھا وہ اسے نہیں سوچنا چاہتا تھا مگر کب تک لڑے گا اپنے خیالوں سے اپنی سوچوں سے اپنے دل سے اپنے دماغ سے۔۔اس سے مسکرایا تک نہیں جارہا تھا عالیہ کے بعد بکھر گیا تھا۔۔ریزہ ریزہ ہوگیا تھا اسکا دل کسی چیز کی چاہ نہیں کرتا تھا۔

اداس تھا مگر روتا نہیں تھا اسکے آنسو ختم ہوگئے تھے عالیہ کے ولیمے کے بعد۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

صبح بہت پیاری ہوئی تھی چڑیاں چہچہا رہی تھیں اللہ کی صدا کررہی تھی تھیں کبوتر اپنی پیاری آواز میں اللہ کو یاد کررہے تھے مختلف پرندوں کی آواز آرہی تھی بہت خوشگوار فضا چھائی ہوئی تھی عالیہ صبح کے ساڑھے چھ بجے اٹھی تھی شاور لے کر آئی تھی تو حنظلہ کو دیکھا جو اپنے کپڑے سلکیٹ کررہا تھا کیونکہ اسے جانا تھا رات کو ہی اسکی مینیجر سے بات ہوگئی تھی ضروری میٹنگ تھی اس لیے جلدی صبح اٹھ گیا تھا ویسے بھی جلدی اٹھتا تھا عادت تھی نمازِ فجر کے بعد نہ سونے کی اسکی نظر عالیہ پر پڑی تو کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار مجھے آج جلدی جانا ہے ایسا کرو تم انٹی کو بول دو کہ ناشتہ بنادیں۔

میں بنا دیتی ہوں۔۔

نہیں یار خود کو کیوں تھکا رہی ہو تم انٹی کو کہہ دو وہ کچن میں ہی ہوں گی اور انکو پتہ بھی ہے کہ مجھے ناشتے میں کیا چاہیے۔۔

وہ ضروری دستاویز دیکھ کر بیگ میں رکھ رہا تھا اور عالیہ کو کہہ بھی رہا تھا۔

ٹھیک۔۔عالیہ کہہ کر چل دی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

رات کے پہر وہ گاڑی کو آگے پیچھے گھما رہا تھا موسم بھی اچھا خاصہ تھا بادل چھائے ہوئے تھے زوردار ہوائیں چل رہی تھیں فضا میں اداسی چھائی ہوئی تھی سڑک خالی تھی عمر کو موسم سے کچھ لگاؤ نہیں تھا۔کیونکہ جیسا موسم اسکے اندر تھا ویسا ہی باہر تھا اور وہ بھاگ رہا تھا ان سب سے مگر کب تک آج دل بہت اداس تھا بے چین تھا مچل رہا تھا گڑگڑا رہا تھا ایک چیز کے لیے جس کو عمر نظرانداز کررہا تھا۔

کب تک نظرانداز کروگے عمر۔۔

آج اسکے نفس نے اس سے سوال کیا جسکا جواب اسکے پاس نہیں تھا۔

چھوڑو یار اسکی قسمت میں نہیں تھی۔۔

دماغ نے جواب دیا عمر کی جگہ۔۔

بکواس بند کرو تم دونوں وہ میری ہے۔۔

دل نے غصے سے کہا۔۔

واہ کیا بات ہے وہ کسی اور کی ہوگئی ہے اور اب بھی تیری ہے داد دینی پڑے گی تمہاری۔

نفس نے طنز کیا۔

کسی اور کی نہیں اسی کے دوست کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دماغ نے اسکی بات کو صحیح کیا۔

وہ میری ہے اور میری ہی رہے گی چاہے کسی اور کی ہوگئ ہے مگر اپنے اندر سے نہیں نکالوں گا اسے۔

دل بھی ڈھیٹ تھا۔۔

عمرکےاندر جنگ چل رہی تھی دل دماغ اور نفس کی اور نفس ہمیشہ بازی لے جاتا تھا کیونکہ نفس کچھ غلط نہیں کہتا تھا دل تو دل ہے کہاں سنتا ہے کسی کی آج تک اسکی ہی وجہ سے دنیا کے لوگ برباد ہوئے ہیں ہاں مگر کچھ لوگوں کے لیے یہ دل بڑا خوشگوار ثابت ہوا ہے مگر سب کی قسمت اچھی نہیں ہوتی عمر کو کسی کی بات پر غصہ نہیں آرہا تھا کیونکہ اگر کسی ایک پر بھی غصہ کرتا تو وہ اسکا ساتھ چھوڑ دیتا اور اسکا مطلب یہ ہوا کہ دنیا سے رخصت ہونا اور وہ دنیا سے رخصت نہیں ہونا چاہتا تھا صرف اور صرف اپنی امی جان کے لیے ورنہ تو جینا اس کے لیے بے کار تھا جس کی چاہ کی وہ تو نہیں ملی اب کیا وہ اس چاہ کے لیے اپنے سے متعلق لوگوں کو چھوڑ دیا جائے عمر ایسا نہیں کرسکتا تھا وہ اپنی امی کا واحد سہارا تھا اور عمر کو اس کا احساس تھا۔۔

اچانک موسم ایسا بدلا کہ بادل گرجنے لگے زور و شور سے عمر کو اپنے اندر بھی گرجنے کی آواز آنے لگی وہ گاڑی سے اترا اور سڑک پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا گاڑی سے ٹیک لگائے اور آسمان کی طرف اپنا رخ کیا جہاں سے ہلکی ہلکی بوندہ

باندی اسکے چہرے پر آنے لگی جیسے ہی پہلی بوند گری اسکی آنکھوں سے بھی بوندیں برسنے لگیں اسکو سمجھ نہیں آیا کہ یہ بوندیں ہیں یا آنسوں۔۔اسکو کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی اپنی اسکی آنکھوں نے بھی رونا شروع کردیا اسکی دل دماغ نفس تینوں نے مل کر کہا۔۔رولے آج رولے کسی کو پتہ نہیں چلے گا کہ تو رو رہا ہے کسی کو بھی نہیں تو رولے وہ بھی رونا شروع ہوگیا۔

آنکھوں سے آنسوں خود باخود نکلنے لگ گئے وہ منع کرنا چاہتا تھا مگر آنسوں نے اسکی ایک نہ سنی بہت عرصے بعد وہ اپنی تمنا پوری کررہے تھے۔۔

یا اللہ۔۔۔

اس کے منہ سے الفاظ نکلے۔

یا اللہ۔۔

پھر سے وہی الفاظ مگر اس بار آواز پہلے کے برابر زیادہ تھی۔

یا اللہ۔۔۔

اس بار چلایا تھا۔۔

او میرے پیارے اللہ میرے ساتھ کیوں؟

تھکی ہاری آواز نکلی اس کے اندر سے۔۔۔

کیا میں اتنا برا ہوں۔۔۔

کیا میں اتنا برا ہوں۔۔۔وہ چلا رہا تھا۔

اللہ جواب دیں نہ۔۔۔بچوں کی طرح رو رہا تھا۔

اللہ اتنی سخت سزا کیوں؟؟کیوں میرے پیارے اللہ؟؟

کیا میں تیرا بندہ نہیں ہوں۔۔جب تو نے اسے میرا کرنا ہی نہیں تھا تو کیوں مجھے اسکی محبت میں مبتلا کیا۔۔

کیوں کیوں کیوں۔۔۔

ایک اس کی چاہ کی تھی تو نے مجھے وہ بھی نہیں دی کیوں میرے اللہ۔۔۔

بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ بھی اسکے ساتھ اسکے غم میں شریک تھی۔۔

باہر کا موسم اسکو اپنے اندر کا موسم لگ رہا تھا ایسا جیسے ساری دنیا کو معلوم ہوگیا ہو اور اسکے ساتھ شریک ہوں اس کے غم میں اس کے دکھوں کا مداوا کررہی ہوں ماتم کررہی ہوں ساری فضا میں اس کو اپنے اندر والی اداسی لگ رہی تھی دل ہارا ہوا تھا۔۔

اللہ میں تو تیرا ہی بندہ ہوں تجھ سے عشق کرتا ہوں جب سے اس دنیا میں آیا ہوں تیری ہی عبادت کی ہے اور تجھی کو خالق مانا ہے بے شک تو اسکا حقدار ہے۔

بابا کے بعد بھی تو نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا پھر اب کیوں اللہ کیوں۔۔۔کیوں تو نے مجھے عشقِ حقیقی کے بعد عشقِ مزاجی میں مبتلا کیا۔۔کیوں کیوں کیوں۔۔۔

وہ کب سے بچوں کی طرح اللہ سے سوال کررہا تھا۔

جب تو نے مجھے اسکا کرنا ہی نہیں تھا تو کیوں میرے پیارے اللہ کیوں امتحان لے رہا ہے میرے ضبط کا۔۔۔میں تھک گیا ہوں۔۔۔۔

ٹھنڈی بوندیں اسکے چہرے پرپڑھ رہی تھیں مگر اسکے آنسوں اتنے گرم تھے جس سے اسکا چہرہ ٹھندی بوندوں کو محسوس ہی نہیں کرپارہا تھا۔

دل چھوٹا نہ کریں۔۔۔

وہ رب دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

وہ رب سن رہا ہے۔۔

وہ تمہاری خاموشی میں چھپے ہر درد کو محسوس کررہا ہے بس یقین رکھو اس پر وہ جواب دے گا اور ضرور دے گا۔۔۔

اسلام وعلیکم!

حنظلہ کمرے میں آیا تو عالیہ کو جاگتا پایا کیونکہ اسے دیر ہوگئی تھی تقریباً تین بج رہے تھے۔۔

وعلیکم اسلام!

عالیہ نے جواب دیا۔

تم سوئی نہیں۔۔۔

نہیں نیند نہیں آرہی تھی۔

عالیہ کا دل بے چین تھاوہ حنظلہ کو نہیں بتانا چاہ رہی تھی کیونکہ وہ تھکا ہارا آیا تھا اور عالیہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔کچھ دیر میں ہی فجر کی اذان ہونے لگی۔۔

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اسنے حنظلہ کو دیکھا جو نیند کی وادیوں میں گم تھا عالیہ کچھ دیر بیٹھی رہی پھر اسکو نیند آگئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا کہاں تھے آپ؟

شبانہ بیگم نے عمر کو اندر آتے دیکھا تو جاکر لپٹ پڑی اپنے بیٹے کے ساتھ عمر چار بجے گھر آیا تھا بھیگا ہوا تھا۔۔آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں کان ایسے سرخ ہو رہے تھے جیسے خون ٹپک رہا ہو شبانہ بیگم سے دیکھا نہیں گیا۔۔

عمر کو سینے سے لگاتی اندر لے آئی اور سوالوں کی برسات کردی عمر نے کسی سوال کا جواب نہ دیا بس اتنا کہا۔۔

امی میں کمرے میں جاؤں؟یہ الفاظ بھی بہت مشکل سے ادا کیے تھے۔۔شبانہ بیگم نے سر اثبات میں ہلایا اور عمر اپنے کمرے کی طرف روانہ ہوگیا۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازے کے ساتھ زمین پر بوس ہوگیا کچھ دیر یوں ہی بیٹھے رہنے کے بعد نمازِ فجر ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے منہ سے کچھ بولا نہیں جارہا تھا کہ کیا دعا کرے بس دل بھرا ہوا تھا آنکھوں سے آنسو رواں تھے بامشکل ایک ہی جملہ خودبخود اداہوا۔۔۔

اسے میرے دوست کے ساتھ خوش رکھنا۔

اور ادھر ہی جائے نماز پر بیڈ کے سہارے سوگیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

امی میں ایک دو دن میں اسلام آباد جاؤں گا ضروری کام کے لیے چند میٹنگس ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

بیٹا عالیہ کو بھی ساتھ لے جاؤ شادی ہوئی ہے گھمانے نہیں گئے اسے آپ۔۔

نہیں ابا میں اسے کہیں اور لے جاؤں گا ویسے بھی دو دن میں آجاؤں گا۔۔

صحیح کہہ رہے ہیں بیٹا۔۔آپ بھی نہ! ایک تو کام نہیں کرتا تھا تو آپ طعنے دیتے تھے اب کررہا ہے۔۔تو آپ مزید بگھڑ رہے ہیں میرے بچے پر۔۔۔

ماہنور نے حنظلہ کو پیار کرتے ہوئے اپنے خاوند سے لڑنے والے انداز میں مخاطب ہوئی اور یہ لڑائی جاری رہی جس کی وجہ سے ہورہی تھی وہ دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

حنظلہ کمرے میں آیا تو عالیہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال سنوار رہی تھی

وہ اسکے قریب گیا اور کان میں سرگوشی کی۔

غصب ڈھا رہی ہو۔۔۔۔

کہہ کر وہ تو واشروم چلا گیا مگر عالیہ وہاں ہی کھڑی شرماتی رہ گئی۔۔

واشروم سے نکلا تو عالیہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی حنظلہ اسکے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔

بات سنو۔۔۔

جی بولیں؟

میں کچھ دنوں کے لیے اسلام آباد جارہا ہوں۔۔۔

کب؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو دن بعد۔۔۔

کیوں؟؟

ضروری میٹنگس ہیں۔۔

اگر میں کہوں کہ نا جائیں۔۔۔

یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہوگیا۔۔۔

کیسا مسئلہ؟؟

یار کام ہے تبھی جارہا ہوں ورنہ میں نے تمہاری بات نہیں ٹالنی تھی۔۔

میں ساتھ چلوں؟؟

میں واپس آؤں گا پھر ساتھ چلیں گے۔

مگر ابھی کیوں نہیں چل سکتی۔۔؟؟؟

ابھی بہت کام ہے میں تمھیں ٹائم نہیں دے پاؤں گا۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔

عالیہ تم سمجھ نہیں رہی۔۔۔

حنظلہ۔۔۔

پلیز عالیہ۔۔۔

کیسے جائیں گے؟

پلین میں۔۔

گاڑی میں کیوں نہیں؟؟

پہلے گاڑی کا ہی سوچا تھا مگر۔۔۔۔

مگر کیا؟

گاڑی کے لیے ایک دن پہلے نکلنا تھا۔۔

تو؟؟؟؟

تو تمھاری ناراضگی سے ڈر لگتا ہے۔

میں ناراض نہیں ہوں۔۔

تھوڑی دیر پہلے کیا تھا؟

وہ بس میرا دل نہیں کر رہا کہ آپ کہیں جائیں۔۔

اچھا۔۔۔ جی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں مذاق نہیں کررہی۔۔

اچھا میں سوچ رہا ہوں اپنے دوستوں سے مل کر جاؤں بہت دن ہوگئےہیں ملے ہوئے۔۔۔

آپکو جو بہتر لگے۔۔۔

ہمم۔۔

کیسے ہونکموں؟حنظلہ نے کیفے میں گھستے ہی فہد کے سر پر پیچھے سے زورسے ہاتھ مارا۔۔جس پر فہد تو نہیں فارس کا قہقہہ بلندہوا فہد اسکو دیکھ کر تپااوراسکو آنکھیں دکھاتے کہا۔

بیٹا جی اسنے نکموں بولا ہے نہ کہ نکما۔۔

ہاں تو؟؟؟فارس نے کندھےاچکاتے ہوئے پوچھا۔

ہاں تونکموں جمع ہوتا ہے تو اس سے یہ ہوا کہ تو بھی نکما ہے۔۔

چل بے۔۔۔

تینوں نے قہقہہ مارا۔

پروفیسر صاحب کیسے ہیں؟

وہاں پر عمر کو نہ پاکر حنظلہ نے سوال کیا۔

یار اسکو بولا تھا مگر کہتا ہے طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔فہد نے کہا۔۔

تو پھر ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟

حنظلہ نے دونوں کو سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔

کس بات کی دیر ہے۔۔

دونوں نے مل کر کہا اور چل دیے عمر کی طرف۔۔

اہم اہم۔۔عمر نے اپنا حلیہ ٹھیک کر کے آیا اور حنظلہ کو دیکھ کر اپنا گلہ کھنکھارا۔

وہاں فارس اور فہد کو سمجھ آگیا تھا اور دونوں شروع ہوگئے حنظلہ کو تنگ کرنے۔۔۔

ہاں تو بھائی یاد آگئی ہماری۔۔۔فارس نے حنظلہ کو کوئی مارتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شرم کرلو ہم یہاں عمر کو تنگ کرنے آئے تھے تم دونوں نے تو پارٹی بدلنے میں ٹائم نہیں لگایا۔۔

حنظلہ نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔۔عمر نے زوردار قہقہہ مارا جس کو دیکھ کر تینوں نے اسے دیکھا اور مسکرا دیے کیونکہ عمر بہت کم ہنستا تھا۔

یار تو ایسے ہنستا اچھا لگتا ہے۔۔

حنظلہ نے اسے کہا اور پھر فارس اور فہد کچن میں چلے گئے کیونکہ شبانہ بیگم گھر میں نہیں تھیں تو ان دونوں کو انکی بھوک کچن کی طرف لے گئی۔۔

یار اک بات کہوں۔۔

حنظلہ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

اب تو بات کرنے سے پہلے اجازت لے گا۔۔؟

عمر نے خفا ہوتے کہا۔

تو ہمیشہ میرے گھر والوں کا خیال رکھے گا نہ؟؟

حنظلہ کی آواز دھیمی تھی۔

کیا ہوا ہے تجھے؟؟

عمر پریشان ہوتے ہوئے کہنے لگا۔

میرا مطلب ہے کہ میں اسلام آباد جارہا ہوں تو ارحم کا خیال رکھنا پتہ بھی ہے وہ اداس ہو جاتا ہے میرے بغیر عالیہ تو دیکھ لے گی مگر تو بھی چکر لگا لینا اور باہر بھی لے جانا۔۔۔

جی صاحب!!!اور کوئی حکم۔۔۔

تیرا بہت شکریہ۔۔

حنظلہ نے عمر کو گلے لگاتے کہا تو عمر نے زور سے اسکی پیٹھ پر مکہ رسید کیا جس سے حنظلہ آہ بھر کے رہ گیا۔۔

عالیہ پلیز یار مان جاؤ۔۔

حنظلہ کی آج رات دو بجے فلائٹ تھی اسے دیر ہورہی تھی عالیہ اس سے ناراض تھی کہ وہ بھی جائے گی۔۔مگر حنظلہ منع کررہا تھا۔کیا جانے کیوں ضد لگا رکھی

تھی عالیہ نے اسکا دل اجازت نہیں دے رہا تھا کہ حنظلہ کہی جائے۔۔۔

مجھے بھی جانا ہے آپکے ساتھ۔

عالیہ خفا ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ادھر بیٹھو اور بات سنو!

حنظلہ نے عالیہ کا ہاتھ پکڑا اور کاؤچ پر بیٹھایا اور سامنے اسکے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

میرے جانے کے بعد ارحم ہمیشہ اداس ہوجاتا ہے اب وہ تم سے بھی اٹیچ ہوگیا ہے تو ہم دونوں چلے جائیں گے تو ارحم بہت اداس ہوجائے گا اس لیے منع کررہا ہوں۔۔۔وہ گویاہوا۔

جی ٹھیک ہے۔عالیہ نے سمجھتے ہوئے کہا۔

تمھیں اسکا خیال رکھنا ہے۔

اور کچھ ؟؟

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔

ہمم۔۔۔۔

تم کچھ نہیں کہو گی؟

جلدی آجایئے گا۔

ٹھیک ہے ابھی جاتا ہوں اورآدھے گھنٹے بعد واپس آجاؤں گا صحیح ہے؟؟

حنظلہ نے شراتی لہجے میں کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا مطلب ہے کام جلدی ختم کرکے آجایئے گا۔

عالیہ نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

آپکا حکم سر آنکھوں پر۔۔

حنظلہ نے اسکے سر پر بوسہ دیا اور ائیرپورٹ کی طرف روانہ ہوگیا۔

عمر سویا ہوا تھا رات کے تین بج رہے تھے جب اسے فہد کی فون کال آئی وہ اٹھا اور فون کال رسیو کی تو جیسے فہد کی آواز اسکے کانوں میں گھونجی اسکی آنکھیں پھٹ گئیں اور سانسیں رک گئی اسے یقین نہیں آرہا تھا فون کال کٹ کرکے اسنے فوراً گاڑی نکالی اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگیا گاڑی کو اسنے ایسے اڑایا کہ تیس منٹ کا سفر اسنے دس منٹ میں طے کیا اور اپنی منزل پر گاڑی روکی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے ہوگیا یہ سب سامنے فہد نظر آیا اسکے پاس بھاگتے ہوئے گیا اور گلے لگ گیا۔

حنظلہ کے جانے کے بعد وہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور موبائل استعمال کرنے لگی جس میں ارحم اور حنظلہ کی تصاویر دیکھ رہی تھی جو دونوں کی کبھی لڑتے ہوئے بھاگتے ہوئے ہنستے ہوئے پیار کرتے ہوئے تنگ کرتے ہوئے نکھرے کرتے ہوئے ایسے بہت سے موقعوں پر عالیہ نے ان دو ہفتوں میں سارے منظر اپنی موبائل میں قید کرلیے تھے وہ ایک ایک تصویر دیکھ رہی تھی اور اسکے سامنے تصویر والا

سارا منظر آجاتا ایک تصویر میں ارحم کو چوٹ لگی ہوئی تھی اور حنظلہ ہنس رہا تھا
اسے وہ سارا منظر یاد آیا۔۔
دادی چاچو کی وجہ سے میں گرا۔۔۔
جھوٹے امی یہ جھوٹ بول رہا ہے اتنے سے ہو اور جھوٹ دیکھو صاحبزادے
کا۔۔۔
دادی میں معصوم ہوں کیا کہ سکتا ہوں چاچو کے سامنے سب مجھے ہی جھوٹا کہیں
گے۔۔۔
کمال کی اداکاری کرتے ہوئے ارحم نے بولا۔
گھر میں حنظلہ کے بعد ارحم ہی چھوٹا تھا تبھی دونوں یوں ہی لڑتے رہتے تھے۔
استغفراللہ۔۔۔حنظلہ نے کانوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔۔
چچی جان کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔۔
ارحم بھاگتے ہوئے عالیہ کے پاس آیا اور عالیہ کو بھی اپنے ساتھ جھوٹ میں شامل
کیا۔۔۔عالیہ کیا کہتی ارحم کو پیار کیا اور اسکی معصومانہ باتوں میں ہاں سے ہاں
ملائی جس کی وجہ سے حنظلہ اس سے ناراض ہوا جو دوسرے پل ہی مان گیا۔۔
عالیہ ساری تصاویر دیکھ رہی تھی جب دروازے پر زور سے دستک ہوئی عالیہ اٹھی
اور دروازہ کھولا سامنے ارحم کھڑا تھا۔نائٹ سوٹ میں اور بہت رو رہا تھا عالیہ
نے نیچے جھک کر اسے گلے لگایا اسکے آنسو صاف کیے اور پوچھا۔
کیا ہوا ارحم؟؟اسکے موٹے گالوں پر پیار کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحم کچھ بول ہی نہیں رہا تھا بس روئے جارہا تھا اور عالیہ کے پوچھنے پر اسکے رونے میں اضافہ ہوا عالیہ کو پریشانی نے آگھیرا اور نیچے سے آتی آوازوں سے ارحم کا ہاتھ پکڑ کر نیچے آئی۔۔

نیچے کا منظر کچھ ایسا تھا کہ ماہنور بیگم اپنا سر پیٹ رہی تھی ارحم کی امی انھیں چپ کروا رہی تھیں عالیہ کو یہ منظر بالکل بھی نہیں بھایا۔۔جلدی آگے آئی اور ماہنور کے پاس آکر بیٹھی انکے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور پوچھا۔۔

کیا ہوا امی؟؟ماہنور نے اسے بغیر دیکھے ہی بتایا جسے سن کر عالیہ کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

ایسا کیسے ہوسکتا ہے بالکل نہیں غلط کہہ رہی ہیں آپ آپکو نہیں پتہ لگ رہا کہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔دیہان دیں اپنی باتوں پر امی۔۔۔

عالیہ چلا رہی تھی آنکھوں سے آنسو رواں تھے وہ ماہنور بیگم کو کندھوں سے ہلا رہی تھی التجائی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی کہ وہ کہہ دیں کہ وہ جھوٹ کہہ رہی ہیں مذاق کررہی ہیں مگر ایک ماں مذاق کرسکتی ہے وہ بھی اپنے بیٹے کے حوالے سے جو اب دنیا میں نہیں رہا۔۔۔

نہیں رہا اب دنیا میں چلا گیا ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

ماہنور بیگم نے عالیہ کو زور سے کندھوں سے پکڑا اور آواز اونچی کرکے کہا تاکہ عالیہ کے سمجھ میں آجائے کہ وہ مذاق نہیں کررہیں۔۔

عالیہ جو کھڑی ہوگئی تھی کہ ماہنور بیگم اسے بتادے کہ وہ مذاق کررہی ہیں جیسے

ہی انہوں نے کہا کہ وہ مذاق نہیں عالیہ کو ہوش ہی نہیں رہا کہ اب اسکا شوہر اس دنیا میں نہیں رہا عالیہ نے آنکھوں سے آنسو صاف کیے اٹھی اور زورزور سے کہنے لگی۔۔

آپ سب مل کر جھوٹ بول رہے ہیں یہ سفید کپڑے کیوں بچھارہی ہیں آپ؟

ملازمہ انگن میں زمین پر سفید چادریں بچھا رہیں تھیں تو عالیہ نے چلاتے ہوئے انھیں روکا۔۔

عالیہ بس کر جاؤ۔۔۔

ہرا بھاگتے ہوئے آئی اور عالیہ کو کسی سے لگایا جو ابھی ہی آئی تھیں۔

امی دیکھیں نا انھیں یہ سب میرے ساتھ مذاق کررہے ہیں۔۔

عالیہ اپنی امی سے لپٹے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ہرا نے عالیہ کو بیٹھایا اور ساتھ خود بیٹھ کر اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اسکا سر چوما۔۔

اور سینے سے لگا کر دھیمی آواز میں کہا۔۔

عالیہ حنظلہ نہیں رہا اب ہمارے درمیان۔۔

جس کو سن کر عالیہ کی ہچکیوں میں اضافہ ہوگیا۔

حنظلہ کی وفات کو آج تیسرا دن تھا گھر میں خاموشی تھی سب کی یادوں کا مرکز حنظلہ تھا عالیہ کمرے میں زمین پر بیٹھی ہوئی تھی اور آنسو سے ہلکان ہورہی

تھی اسکو اپنی قسمت پر یقین نہیں آرہا تھا کہ کیسے پلٹ جاتی ہے دنیا جوانسان آیا اسکی زندگی میں دوپل ٹھہرا پھر چلا گیا۔

اسکی زندگی میں حنظلہ آیا اور چلا بھی گیا وہ سوچ جارہی تھی اسے حنظلہ یاد آرہا تھا آخر میں کہے گئے اسکے الفاظ یاد آرہے تھے۔

میں تم سے بہت پیار کرتا ہو۔۔

ٹھیک ہے ابھی جاتا ہوں آدھے گھنٹے بعد پھر آجاؤں گا صحیح ہے۔۔

وہ اپنی سوچوں میں سے تب نکلی جب اسے نیچے سے چیخنے چلانے اور اسکا نام پکارنے کی آواز آرہی تھی وہ باہر جانا چاہتی تھی مگر دل نہیں کررہا تھا وہ ابھی چلی جاتی تو پھر کبھی اوپر نہ آسکتی کیونکہ ماہنور بیگم نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنظلہ کی وفات کا مجرم اسے ٹھہرایا تھا وہ کہے جارہی تھی کہ اس منحوس کی وجہ سے میرا بیٹا نہیں رہا یہ تو پہلے دن سے ہی ہورہا تھا مگر سارے رشتہ داروں نے اسے روک رکھا تھا۔۔اس دن کے بعد سے عالیہ کمرے سے نہیں نکلی تھی شبانہ بیگم نے اس پر الزام تراشی کی تھی اسے منحوس ڈائن جادو گرنی اور ایسے ہی مختلف الفاظ سے نوازا تھا ان الزامات کو ہرا سیٹھی سہہ نہیں پارہی تھی کہ اسکی بیٹی کو کس طرح سے کہا جارہا ہے جب اس میں قدرت کی مرضی تھی عالیہ تو بے قصور تھی مگر دنیا والوں کا اصول ہے کہ اگر شوہر شادی کے کچھ عرصے بعد ہی اللہ کو پیارا ہوجائے تو اس میں ساری غلطی لڑکی

کی ہے اس کی وجہ سے ہوا ہے ہرا اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہ رہی تھی مگر عالیہ نے منع کردیا تھا۔۔عالیہ کی برداشت تب ختم ہوئی جب اسے ارحم کے رونے کی آواز آنے لگی وہ اٹھی اور نیچے کی طرف بڑھی۔۔

آگئی منحوس ماری۔۔۔

ماہنور بیگم کی اس پر نگاہ پڑی تو زہریلے لہجے میں کہا عالیہ نے دھیان نہ دیا ارحم عالیہ سے جا لپٹا اور رونے میں اضافہ کیا عالیہ نے نیچے جھک کر اسے گلے سے لگانا چاہا مگر اس سے پہلے ہی شبانہ بیگم نے ارحم کو

بازو سے کھینچ کر پیچھے کیا۔

یہاں کیا کررہی ہے نکل یہاں سے سارے مردوں پر جادو کیا ہوا ہے پہلے حنظلہ کو اپنے پیار کے جھال میں پھسایا اب ارحم کو سہارا بنا رہی ہے۔۔

ماہنور بیگم نے عالیہ کو بازو سے پکڑ کر دروازے کے باہر ڈھکیل دیا۔۔

عالیہ ادھر زمین پر ہی بیٹھی رہی اٹھنے کو دل نہیں کررہا تھا رونے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی اور خود کلامی کرنے لگی کہ کیا یہ قسمت تھی میری۔۔میری زندگی میں یہ لکھا گیا تھا کیا میں اتنی بری ہوں جو میرے ساتھ یہ سب ہورہا ہے وہ کچھ نہیں کرسکتی تھی اگر اپنے آپکو الزامات سے ریہا کرواتی بھی تو اسے اور برا سمجھا جاتا وہ خاموش رہی اسکے اندر کا طوفان جو بڑھ رہا تھا عالیہ نے باہر نہیں

نکالا بس خاموش رہی اور ایک ہی جملہ اپنے منہ سے بولے جارہی تھی۔

یا اللہ میں بے بس ہوں میری مدد فرما۔۔

عالیہ بیٹا جلدی کرو وین والا انتظار کررہا ہے۔۔۔

جی امی بس۔۔۔بس میں آئی۔۔۔

سادہ آسمانی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اوپر سفید رنگ کا حجاب لیا ہوا تھا ساتھ میں کالی لمبی چادر اوڑھتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی اور بڑے بڑے قدم لیتی آگے بڑھی۔۔

منہ میں سے رونق غائب ہوگئی تھی جو کبھی پہلے ہوا کرتی تھی حنظلہ کی وفات کے چار ماہ بعد ہی اسکے والد(رمیز سیٹھی)بھی اس دنیا کو چھوڑ چلے تھے پہلے والے صدمے سے نکلی ہی نہیں تھی کہ باپ کے صدمے نے آگھرا رمیز صاحب سے برداشت ہی نہیں ہوپایا بیٹی کا بیوہ ہونا کچھ ایسا غم تھا جو وہ چار ماہ تک برداشت کر پائے اور پھر اس دنیا سے رخصت ہوگئے اب گھر میں عالیہ ہرا بیگم اور دو چھوٹی بہنیں تھیں جن کی ابھی تعلیم بھی مکمل نہیں ہوئی تھی ان کی اپنی زمینیں تھی جن سے بیٹیوں کی تعلیم اور گھر کا خرچ چل رہا تھا اسکے علاوہ کوئی فضول خرچی انکی ختم ہوگئی تھی عالیہ اس سب کا قصوروار اپنے آپکو ٹھہرا رہی تھی اسکی وجہ سے حنظلہ اور اسکے ابو اس دنیا میں نہیں رہے وہ

ماہنور کی باتوں کو سچ سمجھ رہی تھی کہ وہ منحوس ہے اس نے دونوں گھر کی خوشیاں کھا لی تھیں اس ہی غم میں تھی کہ لوگوں نے بھی اسے باتیں بتانا شروع کردی اور تلخی نگاہ سے دیکھنے لگے ایسے جیسے چلتا پھرتا گناہ ہو اس پر الزام لگاتے اپنی اپنی باتیں بناتے بدکردار ہے بد چلن ہے تبھی شوہر اور باپ نے جان دے دی اور حادثات کا نام دے رہے ہیں گھر والے اسے ایسی باتیں ہر جگہ سننے کو ملتی تھی اس نے اپنا دفاع نہیں کیا اس نے اپنا حال اللہ پر چھوڑ دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ جو بھی کرے اسکی نہیں کوئی سنے گا الٹا الزامات میں اضافہ ہوجائے گا اسکے تایا نے بھی تعلق ختم کرنا چاہا مگر ہرا بیگم کی اس بات پر بہت نوک جھوک ہوئی تھی ہرا کیا کرسکتی تھی رمیز کے بعد عالیہ کے تایا ہی گھر کے سربراہ تھے اور انہوں نے حل نکالا کیونکہ عالیہ کی وجہ سے ان سب پر بھی الزام تراشی ہورہی تھی اور سیٹھی خاندان کو منظور نہیں تھا۔۔۔

میں کیسے اپنی بیٹی سے تعلق ختم کردوں کہاں جائے گی وہ کون ہے اسکا ہمارے سوا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس سے تعلق ختم کرلیں کیسے میں اسے خود سے دور کرلوں بھائی صاحب۔۔۔

ہرا بیگم رونے لگ گئی تھی وہ کچھ اور کر ہی نہیں سکتی تھی کیونکہ اسکی دو اور کواری بیٹیاں تھی اگے کا مستقبل ان سارے حالات کی وجہ سے روشن نہیں لگ رہا تھا لوگ کہا جینے دیتے ہیں جہاں ایسے حادثات ہوئے ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم اسکا نکاح کردیتے ہیں کسی سے بھی جو اس کو اپنے گھر رکھنے کے لیے تیار ہو۔۔۔

بہت سوچ بچار کے بعد جواب آیا۔۔

جی۔۔۔۔

ہرا بیگم بہت ہی دھیمی آواز میں کہا۔۔

اور کچھ دن بعد اسکا نکاح کردیا عالیہ کچھ کر نہیں سکتی تھی وہ لاچار تھی بے بس تھی اپنی ماں کے سامنے اسے اپنی ماں مجبور نظر آرہی تھی۔۔اگر رمیز سیٹھی زندہ ہوتے تو ایسا نہ کرتے ساری دنیا سے لڑتے مگر ہرا بیگم عورت تھی وہ مقابلہ کرنا بھی چاہتی تو نہ کرسکتی کیونکہ اس پر دو اور چھوٹی بیٹیوں کی زمیداری تھی۔۔

اس کو اپنی چھوٹی بہنوں کا بھی احساس تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ ان پر کوئی الزام لگے عالیہ اپنے تایا کی بات کو منع نہیں کر سکی تھی اسنے نکاح کے لیے حامی بھری تھی اسکا نکاح بھی اسکے تایا نے کروایا تھا۔

اللہ حافظ امی۔۔۔

کمرے سے نکلتے ہی باہر جاتے ہوئے کہا اور وین میں جاکر بیٹھ گئی عالیہ تین ماہ سے ٹیچنگ کررہی تھی پرائیوٹ اسکول میں کیونکہ جہاں اسکا نکاح ہوا تھا انہوں

نے فلحال رخصتی نہیں کروائی تھی جس پر ہرا بیگم نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

فری پیریڈ تھا وہ اسٹاف روم میں بیٹھی کاپیاں چیک کررہی تھی چیک کرتے کرتے سوچوں میں گم ہوگئی تھی۔۔

امی مجھے کل دیر ہوجائے گی۔۔۔

عالیہ نے مدھم آواز میں کہا۔

کیوں بیٹا؟

ہرا نے پریشانی میں پوچھا۔۔

امی میں ارحم کے پاس جاؤں گی اسکی سالگرہ ہے کل۔۔

بہت ہی دھیمی اور آرام آرام سے جملہ ادا کیا کیونکہ اسے معلوم تھا ہرا اسے منع کرے گی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہرا نے اسے سیدھا منع کردیا اور کیوں نہ کرتی جہاں انکی بیٹی کی کوئی جگہ نہیں انکی بیٹی کی عزت نہیں تو وہ کیوں جانے دیتی اس جگہ جہاں اسکو کچھ سمجھا نہیں جاتا تھا۔۔

امی پلیز۔۔۔

عالیہ کے انکھوں میں انسوں آگئے۔۔

امی پلیز میں صرف اسے پیار کرکے اور گفٹ دے کر پانچ منٹ میں آجاؤں گی۔۔

التجا کررہی تھی آنسو سے بھری ہوئی آنکھوں سے ہرا مان گئی۔۔

وہ جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوئی قدم رک گئےاسکی ڈھرکنیں تھمنے لگیں دل کی الگ کیفیت ہوگئی اسے اپنی پیاری یادیں یاد آنے لگیں پھر ایک دم سے سارا منظر بدل گیا جہاں اسکی بے عزتی کی گئی اسکو الزامات سے جکڑا گیا آنکھوں میں انسو آنے لگے جنکو جھٹک کر اپنے قدم اگے کیے ہی تھے کہ ماہنور نے اسے جھٹکے سے پیچھے دھکیلا ڈیڑھ سال بعد بھی وہ اس سے نفرت کرتی تھیں کیونکہ انکا ابھی تک ماننا تھا کہ وہ حنظلہ کی موت کی وجہ ہے وہ پیچھے ہوتی ہی گرتی گرتی بچی تھی کیونکہ اسکا ٹکراؤ پیچھے آتی شخصیت سے ہوا تھا جو ارحم کے ساتھ گھر میں داخل ہورہا تھا عالیہ نے پیچھے دیکھا تو وہ اس شخصیت کو اگنور کرتے ارحم سے لپٹی۔

بیٹا یہ آپکے لیے۔۔۔عالیہ نے گفٹ آگے بڑھا کر ارحم کو تھما رہی تھی کہ ماہنور نے کھینچ کر زور سے زمین پر پھینک دیا۔۔۔

تم پھر سے آگئی ہو منحوسیت پھیلانے نکلو میرے گھر سے یہاں سے اپنی منہوسیت کا ٹوکرا اٹھا۔۔۔گفٹ کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔اور نکل جتنی منہوسیت پھیلانی تھی پھیلا دی دفع ہو جاؤ اب۔۔

انہوں نے عالیہ کو بازو سے پکڑتے ہوئے گھر کے باہر زور سے دھکا دینے ہی لگی تھی تو اس شخصیت نے انکو روک دیا۔

آپ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔

یہ کہتے ہوئے اس نے عالیہ کو پیچھے کرتے ہی ماہنور کے اگے آکر کھڑا ہوا۔

تم اسکا دفاع کررہے ہو جس نے تمہارے دوست کو موت کے گھاٹے اتار دیا۔

ماہنور چلا کر عمر سے مخاطب ہوئی۔

انٹی اس میں عالیہ کا کوئی قصور نہیں ہے جو قدرت کو منظور تھا وہ ہوا۔۔

عمر نے بہت ہی نرمی سے کہا۔

اسنے تمھیں بھی اپنی جال میں پھسا دیا ہے جیسے حنظلہ۔۔۔۔

وہ کہہ ہی رہی تھی جب عمر نے عالیہ کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی طرف روانہ ہوا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ بھی بیٹھ گئی اسے معلوم ہی نہیں ہوپایا کہ کیا ہورہا ہے کیوں عمر اسکا دفاع کررہا ہے۔۔

اور عمر بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا اور گاڑی اسٹارٹ کردی دونوں

طرف سے خاموشی تھی کسی نے کچھ نہ کہا نہ ہی ایک دوسرے کی طرف دیکھا گاڑی کچھ دیر یوں ہی چلتی رہی پھر جا کر ساحل سمندر پر رکی۔

عمر ہوسٹل گیا ارحم کے پاس کیونکہ حنظلہ کی وفات کے بعد ارحم کو سمبھالنا مشکل ہوگیا تھا ارحم کی بہتری کے لیے بورڈنگ اسکول بھیج دیا تھا۔تاکہ وہ سمبھل پائے اور وہ بالکل بہتر ہوگیا تھا ایک ہی مہینے میں اگر وہ

یہاں ہی گھر میں رہتا ایسے ماحول میں تو بہتر نہیں ہوپاتا عمر آج اس سے ملنے گیا تھا اور گھر لے آیا تھا تاکہ وہ اپنا دن گھر والوں کے ساتھ منائے جیسے ہی عمر ارحم کے ساتھ اندر آیا تو عالیہ کو وہاں دروازے کے پاس دیکھ کر ٹھٹکا اور جلد ہی آگے بڑھا کیونکہ عالیہ گرنے لگی تھی اسکی برداشت ختم ہوئی تو عالیہ کا ہاتھ پکڑ کر لے گیا وہ کیسے برداشت کرلیتا کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے اسکی بےعزتی ہوتے ہوئے کیسے دیکھ لیتا کہ کوئی اسکی بےعزتی کرے کیسے کرلیتا برداشت۔۔۔

عمر گاڑی سے اتر کرباہر آیا اور عالیہ کی طرف آکر دروازہ کھولا وہ نیچےاترنا نہیں چاہتی تھی عمر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے اتارا اور سمندر کے کنارے جا رکے دونوں۔۔خاموشی چھائی ہوئی تھی عمر نے گاڑی وہاں روکی تھی جہاں لوگوں کو

تعداد کم ہو مگر اس وقت تین بجے کوئی نہیں تھا سوائے عالیہ اور عمر کے۔۔دونوں میں سے کسی نے کچھ نہیں کہا تھا ادھے گھنٹے ہی خاموشی رہی سب سمندر کی لہروں کا شور تھا۔۔ان دونوں کے بیچ کی خاموشی کو عمر نے توڑا۔۔

عالیہ۔۔۔

عمر کے پکارنے کی دیری تھی بس پھر کیا عالیہ کے انسو نکل آئے جو کب سے روکے ہوئے تھی اس کا صبر ٹوٹ گیا بچوں کی طرح رورہی تھی روتے روتے گھٹنوں کے بل ریت پر بیٹھ گئی اور ہچکیوں سے روئے جارہی تھی عمر نے کچھ نہیں کہا نہ اسے روکا وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے اندر کا غبار نکالے وہ چاہتا تھا کہ اسے جتنا رونا ہے رولے عمر کو عالیہ کا رونا اذیت دے رہا تھا مگر اسنے نہیں روکا نہیں کیے صاف اسکے انسو وہ چاہتا تھا کہ روئے کیونکہ جس کے ساتھ ایسا ہوا ہو اور وہ روئے نہ عالیہ کبھی دل بھر کر روئی نہیں تھی آج موقع ملا تھا اسنے فائدہ اٹھایا اور زور و شور سے شروع ہوگئ۔

آپکو پتہ ہے میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟

عالیہ گردن اوپر کرکے عمر کی طرف روتی ہوئ آواز انکھوں میں بھرے ہوئے انسو سے پوچھا جس پر عمر نے ہاں میں گردن ہلائ۔۔

نہیں آپ کو نہیں پتہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔

عالیہ چلا کر بولی۔۔

میرے ساتھ جو ہوا ہے آپکو نہیں پتہ میں بتاتی ہوں۔۔

ہچکیاں لیتی ہوئی اسنے عمر کو نیچے بیٹھنے کا اشارہ کیا بچوں کی طرح۔۔۔عمر بیٹھ گیا اسکے ساتھ ریت پر۔۔۔

پتہ ہے میرا شوہر چلا گیا ہے اس دنیا سے پھر ابو چلے گئے پھر مجھے اس دنیا نے منظور نہیں کرنا چاہا کہ میں انکے درمیان رہوں کیونکہ میں منحوس ہوں میری وجہ سے ابو اور حنظلہ چلے گئے اور پتہ ہے کیا ہوا۔۔۔؟

بچوں کی طرح عمر کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جسے عمر کو کچھ معلوم نہیں ایسے بتارہی تھی۔۔جیسے کسی اپنے بچھڑے ہوئے ہمدرد کو بتارہی ہو جو اسکے غم میں نہیں تھا اسکے ساتھ جب ملا تو اسکو اپنے غم سارے بتانے لگی ایسے جیسے وہ سارے اسکے غم اپنے اندر بھر لے گا اسکو غموں سے آزاد کرے گا اور ایسا ہی تھا عمر تو ایسا ہی کرنا چاہتا تھا وہ عالیہ کو سارے غموں سے آزاد کرنا چاہتا ہے اسکی زندگی میں خوشیاں واپس لانا چاہتا ہے۔۔۔

پتہ ہے کیا ہوا میرا نکاح کروا دیا تایا نے حنظلہ کی وفات کو ڈیڑھ سال ہوگیا ہے ابو کو تیرا مہینے اور میرا نکاح جو تایا نے کرایا ہے اسکو چھ مہینے ہو گئے ہیں ناجانے کس سے پتہ نہیں کون ہوگا۔۔۔

وہ رکی اور پھر بولنا شروع کیا۔

مجھے یقین ہے کسی ایسے سے کروایا ہوگا جو شادی شدہ ہوگا یا پھر جس کی بیوی نہیں ہوگی اور اسکو اپنے بچوں کے لیے مفت ماسی چاہیے ہوگی یا پھر کسی بوڑھے سے کروایا ہوگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سوچوں سوچوں میں اپنے اندر جو بھی سوچ رہی تھی اسنے عمر کے آگے اپنا دل کھول کر رکھ دیا اور عمر خاموش رہا۔

بیٹا کل آپکی رخصتی ہے۔۔

ہرا بیگم رات کو اسکے کمرے میں آئی اور کہا عمر نے شام کے وقت عالیہ کو اسکے گھر چھوڑا اور ہرا بیگم سے بات بھی کی تو ہرا بیگم نے کوئی سوال نہیں کیا عالیہ سے اس سارے واقعے کے حوالے سے۔۔۔

جی امی؟؟؟

عالیہ کو لگا جیسے اسنے سننے میں کوئی غلطی ہوئی تبھی اسنے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

کل صبح وہ آپکا رخصتی جوڑا بھیج دیں گے اور شام کو پانچ بجے آپکو لینے آجائیں گے۔۔

جی امی۔۔۔دھیمی آواز میں بولی۔

عالیہ نے سرخ رنگ کا گھیرے دار لہنگا اور سرخ رنگ کی گھٹنوں سے ہلکی اوپر آتی فروک پہنی ہوئی تھی۔۔اور سرخ رنگ کا ہی ڈوپٹا سر پر ٹکائے ہوئے اور اسکے پلوں کو پیچھے کی طرف گرایا ہوا تھا سارے جوڑے پر بڑی خوبصورتی سے گولڈن رنگ کا گوٹے کا کام کیا ہوا تھا اور زیورات میں سے اسنے دونوں ہاتھوں میں جوڑے سے میچنگ سرخ رنگ کی چوڑیاں جسکے آگے پیچھے موٹے موٹے

خوبصورت کڑے پہنے ہوئے تھے کانوں میں گولڈن رنگ کے جھمکے ماتھے پر ماتھا پٹی پہنی ہوئی تھی اور گلے میں پیاری لمبی سی چین لی ہوئی تھی وہ کسی اپسرہ سے کم نہیں لگ رہی تھی عالیہ سوچ رہی تھی کہ انہوں نے اتنا خوبصورت ڈریس کیوں بھیجا ہے کونسی پیاری لڑکی سے شادی ہورہی ہے یا کسی شادی ہول میں ہورہی ہے جو سب کو دیکھانے کے لیے مجھے یہ پہنایا ہے الجھن ہونے لگی تھی اسے کیونکہ اسے نہیں معلوم تھا کہ اسکا نکاح کس سے ہوا ہے۔۔

ماشاللہ ماشاللہ میری بیٹی کو نظر نہ لگ جائے۔۔

ہرا کمرے میں آئی تو فوراً ہی اسکی نظر اتاری کیونکہ وہ لگ ہی بے انتہا کی خوبصورت تھی آج صبح سے پارلر والی آئی ہوئی تھی لڑکے والوں کی طرف سے اسنے آتے ہی اسے مہندی لگائی خوبصورت ڈیزائن لگائے جس سے ہاتھوں میں مہندی رنگ بہت گہرا چڑھا تھا عالیہ کو رنگ دیکھ کر حیرانی ہوئی کیونکہ بڑے کہتے ہیں کہ دلہن کے ہاتھ میں مہندی تب رنگ لاتی ہے جب اسکا دولہا اس سے شدت سے محبت کرتا ہو یا اسکی ساس اسکو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہاں تو ایسا کچھ نہیں ہے تو مہندی کیوں رنگ لائی ہے مگر مقابل میں جو تھا عالیہ اس سے انجان تھی پھر پارلر والی نے اسے نیچرل لک دیتے

ہوئے میک آپ کیا زیادہ سرخی پاؤڈر نہیں لگایا تھا بس جتنا بھی لگایا تھا اس میں ہی عالیہ غضب ڈھا رہی تھی پارلر والی اسکو تیار کرکے جاچکی تھی تو عالیہ اپنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عکس شیشے میں دیکھ کر ششدر رہ گئ۔۔

کیا میں اتنی حسین ہوں؟؟خود سے سوال کررہی تھی جسکا جواب نہیں تھا اسکے پاس وہ بیڈ پر جاکر بیٹھی اور سوچوں سے الجھ رہی تھی کیونکہ اسکی مہندی ایک ہی گھنٹے میں رنگ لائی تھی کہ پارلر والی بھی حیران ہوئ کہ ایک گھنٹے میں تو اتنا گہرا رنگ نہیں آتا معصومہ اندر آئ اور عالیہ کے پاس آکر بیٹھ گئ اور اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا عالیہ؟معصومہ نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کیونکہ عالیہ کب سے نظریں زمین پر ٹکائے بیٹھی ہوئ تھی۔

کچھ نہیں۔۔۔

زمین کو دیکھتے ہی جواب دیا۔

اس ڈریس کی قیمت کے حوالے سے سوچ رہی ہو؟؟معصومہ شرارتی ٹون میں بولی عالیہ نے جواب نہ دیا۔

اگر سوچ رہی ہو تو بتادوں کہ اسکی قیمت چھ یا سات لاکھ سے کم نہیں ہوگی۔

کیا!!!؟عالیہ ایک دم سے چونکی اسے حقیقت میں علم نہیں تھا جو وہ جوڑا پہن بیٹھی ہے وہ سچ میں سات لاکھ کا ہے پھر سے سوچنے لگی کہ میں اس جوڑے کی حقدار نہیں ہوں کیا ضرورت تھی اسکی مجھے۔۔سادہ کپڑوں میں بھی رخصت کرکے بھی لے جاسکتے تھے وہ رکی اسنے سوچنا روکا پھر ایک دم سے جھٹکا لگا کیا میرا نکاح ایسے شخص سے تو نہیں کروایا جسکی یہ پہلی شادی ہو یا اللہ یہ کیا

ہورہا ہے کیوں ہورہا ہے میں کیسے برداشت کروں گی اگر ایسا ہوا تو میری مدد فرما میرے اللہ۔۔۔

اتنا کیوں حیران ہورہی ہو عالیہ پتہ ہے تمہاری ساس بہت اچھی ہیں جب جوڑا دینے آئیں تھیں تو امی کو کہہ رہی تھیں کہ انکی بہو کو شہزادی کی طرح تیار کریئے گا بہت لاڈ سے لینے آؤں گی میں۔۔۔

معصومہ کب سے کہے جارہی تھی عالیہ خاموش بیٹھی اسکی باتیں سن رہی تھی۔

اور پتہ ہے خاص بات انہوں نے کہا کہ یہ ڈریس انکے بیٹے کی پسند ہے وہ خود رات کو لے آیا تھا مگر انہیں دینا مناسب نہ لگا رات کو تبھی صبح دینے آئیں۔۔

معصومہ سے جب نہیں رہا گیا عالیہ سن کر پھر سے حیران ہوئی۔۔

کیا اس شخص کی پہلی شادی ہے؟؟

کیا وہ میرے ساتھ رہنا پسند کرے گا؟؟

کیا اسنے کسی زوروودباؤں پر شادی تو نہیں کی؟؟

کیا میں اسے اچھی لگوں گی؟؟

کیا وہ مجھے اپنی بیوی مانے گا؟؟

کیا میں اسے خوش رکھ پاؤں گی؟؟

کیا اسے معلوم ہے کہ میں ایک بیوہ ہوں؟؟

کیا ہوگا اگر اسے معلوم نہ ہوا تو؟؟

عالیہ دل ہی دل میں رورہی تھی وہ آنکھوں سے آنسو نکالنا چاہتی تھی مگر اس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے روک دیے اور بہت سے سوال اسکے ذہن میں آرہے تھے اسکا سر پھٹا جا رہا تھا۔۔

عالیہ کو ایک دلہن کی طرح سجے ہوئے کمرے میں لایا گیا تھا جسکے ارد گرد خوبصورت پھولوں کی مہک چھائی ہوئی تھی بیڈ کو گلاب کے پھولوں سے گھیرا ہواپایا جو بہت خوبصورت لگ رہا تھا زارا نے عالیہ کو بیڈ پر بیٹھایااور اسکا لہنگا بیڈ پر بہت ہی خوبصورتی سے پھیلا دیا پھر کمرے کے باہر چلی گئی۔۔
عالیہ نظریں نیچے کیے بیٹھی تھی تو دروازہ کھلنے کی آواز آئی سامنے سے مقابل شخص کمرے میں داخل ہوا۔۔عالیہ نے اسکے قدموں کی آہٹ سے اندازہ لگایا کہ وہ اسکی طرف ہی آرہا تھا مقابل جب کمرے میں داخل ہوا تھا تو عالیہ کی دھڑکنیں تھم گئی عالیہ کو دیکھ کر قدم عالیہ کی طرف بڑھائے مگر عالیہ نے نظریں نہ اٹھاءیں مقابل عالیہ کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا اور عالیہ پر ہی نظریں ٹکائے کہا۔۔

بے حد خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔۔۔
عالیہ نے نہ چاہتے بھی نظریں اٹھائیں اور تھم سی گئی۔۔

میں اتنا بھی ہینڈسم نہیں ہوں۔۔۔
عالیہ اسے تکے جارہی تھی بنا کسی بھی جنبش کیے عمر نے کہا تو عالیہ نے نظریں

جھکالیں۔۔

یا اللہ کتنا بے وقوف ہوں میں کیسے باتیں کررہا ہوں افففففف!!

عالیہ نے عمر کو دیکھا جو سر کو چھت کی طرف کیے ہوئے بول رہا تھا۔

چلو کوئ نہیں میں پھر سے شروع کرتا ہوں۔۔

عمر اٹھا دروازے کی طرف گیا اور پھر مڑکر عالیہ کی طرف آکر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

عالیہ کو عمر کے اس رویے پر ہنسی آرہی تھی کیونکہ وہ کب سے خود ہی خود سے بات کررہا تھا عالیہ کے بولنے کا انتظار ہی نہیں کررہا تھا۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔

بیڈ پر بیٹھ کر بہت احتراماً سلام کیا۔۔عالیہ کا ضبط ٹوٹ گیا جو وہ کب سے کیے بیٹھی تھی عالیہ کی اسکے رویے پر ہنسی چھوٹ گئ اور وہ ہنسے جارہی تھی۔۔

ہمیشہ خوش رہو۔۔۔

عمر عالیہ کو اس طرح دیکھ کر سکون حاصل کررہا تھا اسکے دل کو ڈھنڈک مل گئ اور دل ہی دل میں اسکو دعا دے رہا تھا کہ منہ سے اچانک نکلی جس پر عالیہ نے اپنی ہنسی پر قابوپایا اور پہلے کی طرح ہوگئ عمر اسکے اس طرح بدلنے پر اسکو گھوری سے نوازا۔۔

کیا ہوا؟

عمر نے عالیہ سے پوچھا جو نظر جھکا کر پہلے کی طرح خاموش بیٹھ گئ۔۔

ک۔۔۔کچھ ن۔۔۔نہیں۔۔

عالیہ نے بامشکل الفاظ ادا کیے۔۔

عالیہ میری بات سنو۔۔

اسنے عالیہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر نہیں پکڑا۔۔

عالیہ مجھے معلوم ہے کہ کس حالات میں ہمارا نکاح ہوا اور یہ بھی کہ آپ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔آپ نے اپنے گھر والوں کی مجبوری کی خاطر کیا۔۔۔

عمر رکا اور پھر بولا۔۔۔

میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ اس رشتے کو اپنے دل سے مانیں گی میرا مطلب کہ جب آپ نے اس رشتے کو مجبوری سے نہیں دل سے قبول کیا تو ہم نئ شروعات کریں گے ٹھیک ہے؟

عمر بہت ہی تحمل سے کہا جس سے عالیہ عمر کے اس رویے پر بے انتہا درجے کی حیران رہ گئ اسے عمر سمجھ نہیں آرہا تھا پہلے اسکو عمر کی نظروں کے رویے سے سمجھ نہیں آتا تھا اب اسکا نیا رویہ اسکی سمجھ سے دور تھا۔۔

وہ ساری رات یہ ہی سوچتی رہی کہ عمر کہاں سے آگئے اور کیسے۔۔کیوں۔۔ نہیں کہا اسنے ناجانے کیوں اسکے منہ اس الفاظ کو ادا نہیں کررہا تھا کیا وہ عمر کو چاہتی تھی اگر ہاں تو اس نے عمر کو کیوں نہیں بتایا کیا اسے اچھا لگا کہ عمر اسکا شوہر ہے اب شایدہاں تبھی اس نے عمر سے نہیں پوچھا ایسی سوچوں میں اسکی رات کٹ گئ۔۔

عالیہ صبح اٹھی تو عمر کو ابھی تک کاؤچ پر سوتے پایا عالیہ اٹھ کر فریش ہوئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکر خود کو دیکھنے لگی پھر کچھ دیر یوں ہی دیکھنے کے بعد اپنے بال سنوارے چہرے پر ہاتھ گھمائے جیسے سکون حاصل کیا پھر اسی وقت عمر کی انکھ کھلی اور سیدھا ہوکر بیٹھ گیا عالیہ نے ایک نظر عمر پر ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا عالیہ نے نظریں ہٹائیں اور کمرے سے باہر جانے لگی تو پیچھے سے عمر کی آواز پر رک گئی۔۔

عالیہ۔۔۔۔

جی۔۔۔

عالیہ چونکی پھر مڑکر کہا عمر اٹھا اور اسکے قریب آکر کہا۔

ہاں مانا تم حسین ہو مگر آج پہلا دن ہے گھر میں تھوڑا بن سنور کر نیچے جاؤ ورنہ امی پریشان ہوجائیں گی تمھیں اس طرح دیکھ کر پلیز۔۔۔

بہت ہی پیار بھرے لہجے میں عمر نے اس سے التجا کی۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔

عالیہ سمجھتے ہی کپڑے بدلنے گئی اپنے سادہ ہرے رنگ کے کپڑے بدل کر اسنے پیچ رنگ کا سوٹ پہنا جس پر اون کے دھاگے سے گلے پر ہلکی کڑھائی کی ہوئی تھی پورے بازوؤں پر خوبصورت پھول بنے ہوئے تھے اور دوپٹے کے چاروں طرف کڑھائی تھی سنہرے رنگ کی۔۔پھر باہر آئی تو عمر مسکراہٹ دے کر خود چینج کرنے چلاگیا عالیہ ڈریسنگ ٹیبل پر کھڑے اپنے بالوں کو پونی سے آزاد

کرکے کندھوں پر پھیلایا اور ہلکا پھلکا میک آپ کیا اور پیچ رنگ کی چوڑیاں پہن رہی تھی تو عمر چینج کرکے نکلا اسکی طرف آکر سرگوشی کی۔۔

جان لینے کےارادے ہیں میڈم کے۔۔۔

وہ کہہ کر چلا گیا مگر عالیہ ادھر ہی کھڑی رہی وہ عمر کے کہے گئے الفاظ اسکے کان میں گھونج رہے تھے سر عمر نے ایسے الفاظ کیسے کہہ دیے انکو معلوم بھی ہے کہ اسطرح کے الفاظ سے مجھے اپنا گزرا کل یاد آجاتا ہے پھر بھی کہے انھوں نے یہ الفاظ کیوں عالیہ خیالوں سے نکلی اور نیچے چل دی۔۔

نیچے آکر عالیہ کچن میں شبانہ بیگم کے پاس گئ جو چائے نکال رہی تھی۔۔

لائیں انٹی میں کردیتی ہوں۔۔

عالیہ نے ہاتھ آگے کیے تو شبانہ بیگم نے کہا۔۔

نہیں بیٹا اسکی ضرورت نہیں آپ نئ نویلی دلہن ہیں آپکو تو سب سے پہلے میٹھا بنانا چاہیے پھر جو کرنا ہے کرلیجئیے گا آپکا ہی گھر ہے اب میں بوڑھی ہوگئ ہوں کچھ دن آپکی خاطرداری کروں گی پھر آرام سے بیٹھ کر اپنی بیٹی کے ہاتھ کے پکوان کھاؤں گی۔۔

شبانہ بیگم بولتے ہوئے چائے نکال لی اور ساتھ ہی عالیہ کی پیشانی چوم دی اور باہر ٹرے لے کر چلی اور ساتھ ہی عالیہ کو بھی باہر آنے کا اشارہ کیا عالیہ اتنی محبت دیکھ کر حیران ہوگئ اسے ابھی بھی یہ ہی لگ رہا تھا کہ انٹی کو نہیں معلوم کہ میں کون ہوں شاید سر عمر نے نہیں بتایا انٹی کو یا انہیں پتا ہے تو پھر بھی وہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنا میٹھابول رہی ہیں میرے ساتھ کیا ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں اس دنیا میں۔۔

ہاں رہتے ہیں یہاں ایسے لوگ جن سے میں انجان تھی مجھے میرے اللہ نے ان سے ملوایا ہے۔۔۔خود ہی خود اپنے سوالوں کا جواب دے رہی تھی اور خیال اتے ہی باہر نکلی اور ڈائننگ ٹیبل پر عمر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئ شبانہ بیگم نے اسکی طرف جوس کا جگ بڑھایا عالیہ جھجھک رہی تھی تھوڑا سا تو شبانہ بیگم نے جو اپنی پلیٹ میں ناشتہ نکالا تھا اسکے سامنے رکھا اور اسکی خالی پلیٹ اٹھالی جیسے کسی بچے کے ساتھ کرتے ہیں عالیہ کو انکی محبت انمول لگ رہی تھی کسی انجان سے محبت ملنا اللہ کی رحمت سے کم نہیں۔۔۔

امی یہ ناانصافی ہیں۔۔۔

عمر نے شبانہ بیگم کو ایسا کرتے ہی کہا۔۔۔

کس طرح کی نا انصافی بیٹا جی۔۔۔؟

شبانہ بیگم انجان بنی۔۔

جو آپ نے ابھی کی۔۔

کیا کیا میں نے؟

شبانہ بیگم نے اپنی ہنسی دبائی۔۔

آپ نے کبھی نہیں مجھ سے اپنی پلیٹ ایکسچینج کی۔۔

عمر خفا ہوا بچوں کی طرح۔۔۔

جلن کی بو آرہی ہیں ہیں نہ عالیہ۔۔۔۔۔

شبانہ بیگم نے عالیہ کی طرف دیکھ کر کہا عالیہ ان ماں بیٹے کی حرکت سے لطف اندوز ہورہی تھی۔۔۔

جی۔۔۔

عالیہ نے بھی اپنی ماں جیسی ساس کے ساتھ حامی بھری۔

میں اور جلوں ہنہہ۔۔۔

عمر نے کندھے اچکا کر کہا۔

شبانہ بیگم نے ہنستے ہوئے اسکی طرف نوالہ بڑھایا اور اسکو پیار سے کھلایا عمر کی انکھوں میں چمک آئی اور اپنی امی جان کا ہاتھ چوما۔۔

تو بیٹا آپ لوگ کہاں جارہے ہیں؟؟شبانہ بیگم ناشتہ کرتے کرتے دونوں سے مخاطب ہوئی۔۔

مطلب؟؟؟؟

عمر کو سمجھ نہیں آیا۔

گھومنے کہاں جارہے ہیں آپ دونوں؟

شبانہ بیگم نے اپنا جملہ کھل کر کہا۔۔

ہم کہا جائیں گے؟

عمر نے انکے سوال پر سوال کیا۔

بیٹا جی آپکی شادی ہوئی ہے تو آپ اپنی دلہن کو گمانے نہیں جائیں گے کیا؟

انہوں نے بھی نیا سوال کھڑا کیا۔

نہیں ہم کہیں نہیں جائیں گے۔۔

کیوں؟

میں جانا تو چاہتا ہوں مگر آپ اکیلی ہوجائیں گی۔۔

عمر نے ڈرامائی انداز میں کہاجس پر عالیہ نے اسکی طرف دیکھنا چاہا مگر نہیں دیکھا عمر کو لگا عالیہ دیکھے گی تبھی اس نے عالیہ کی طرف نظریں کی مگر عالیہ کو خود کی طرف نہ دیکھتے پایا تو عمر کو کسی انہونی کا امکان ہوا۔

کوئی نہیں ہوتی میں اکیلی بیٹا جی ویسے بھی بزنس میں بزی رہتی ہوں تودن گزر جائیں گے معلوم ہی نہیں ہوگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

مگر امی۔۔۔

عمر کہہ ہی رہا تھا تو شبانہ بیگم نے اسکی بات کاٹ دی۔

ہاں ہاں معلوم ہے آپ زیادہ دن نہیں جائیں گے اور تو اور مجھے معلوم تھا آپ نے کچھ نہیں سوچا ہوگا تبھی میں نے خود ٹکٹ کروادی ہے ناران کاغان کی چار دن کے لیے۔۔۔

عالیہ انکھیں نیچے کیے ان دونوں کی بات سن رہی تھی۔

آپ عالیہ سے پوچھ لیں۔۔

عمر نے اپنی امی کو عالیہ کی راضامندی حاصل کرنے کے لیے کہا۔

مجھے معلوم ہے میری بیٹی مجھے منع نہیں کرے گی۔۔

شبانہ بیگم نے عالیہ کے گال پر پیار کرکے کہا اور عالیہ مسکرادی۔۔

ٹھیک ہے میں حسن اور زارا کو کہہ دوں گا کہ آپکے پاس چکر لگاتے رہیں۔۔

جیسا آپکو بہتر لگے بیٹا جی۔۔۔

عالیہ کمرے میں بیڈ پر انکھیں موندے بیٹھی ہوئی تھی عمر کمرے میں آیا اور عالیہ کو اس طرح دیکھ کر اس سے مخاطب ہوا۔

عالیہ۔۔۔۔

جی؟

کیاہواہے؟؟

کسے؟؟

مجھے۔۔۔

جی؟؟؟؟؟

پگلی میں پوچھ رہا ہوں کیا ہواہے تمھیں؟

کچھ نہیں۔۔۔

مجھے معلوم ہے تمھیں کچھ نہیں ہوا مگر تم بول کیوں نہیں رہی۔۔

میں نے ابھی تک کچھ بولا ہے؟

ایسے باتیں کررہے تھے جیسے سالوں سے جانتے ہوں ایک دوسرے کو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں۔۔۔مگر ابھی حق ہے تمہارا۔۔

عمر نے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔

عالیہ میری طرف دیکھو۔۔۔

عالیہ نے عمر کی طرف دیکھا اور عمر کی نظروں کی تاب نہ لاسکی تو آنکھیں جھکالیں۔۔کیا تھا ان آنکھوں میں؟؟عمر کے ہونٹوں پر ہنسی چھا گئ عالیہ کی یہ حرکت دیکھ کر۔۔

مجھ سے کوئ غلطی ہوئ ہے؟عمر نے بہت نرم لہجے میں کہا عالیہ نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا سامنے والے شخص کو۔۔کہ کیسے معلوم ہوا اسکو کہ میں ان سے خفا ہوں اتنی جلدی میں خفا بھی ہوگئ۔۔۔ابھی وقت ہی کتنا ہوا ہے ہمیں اس رشتے میں بندھے ہوئے عالیہ نے بھی موقعے کا فائدہ اٹھا کر شکوہ کیا۔۔

آپ نے جو کہا۔۔نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔عالیہ رکی عمر اسے ہی دیکھ رہا تھا نظریں اٹھائیں اور پھر سے بولنا شروع ہوئ۔۔

جبکہ آپکو معلوم ہے کہ ایسے الفاظ سے مجھے اپنا گزرا ہوا وقت یاد آجاتا ہے۔۔

عالیہ رونے لگ گئ عمر نے اس آنسو کو اپنے ہاتھوں سے چنتے ہوئے کہا۔

سوری۔۔۔بہت ہی معصوم انداز میں کہا حلانکہ وہ ابھی تک انجان تھا کہ وہ کونسے،کس طرح کے الفاظ کے حوالے سے بات کررہی ہے عالیہ خاموش ہوئ تو عمر نے کہا۔۔

عالیہ۔۔۔رکا پھر بولا۔۔۔مجھے بتاؤ کہ کیسے الفاظ کہے میں نے جس سے تمھیں برا

لگا۔۔عمر کو بالکل اندازہ نہیں تھا عالیہ نے رونا بند کیا اور شکوہ کرتی انکھوں سے کہا۔۔

وہ ہی جو آپ نے صبح کہے۔۔۔عمر کو لگا شاید اسنے اسے سج سنورنے کا کہا تو عالیہ کو برا لگا۔۔

سوری آج کے بعد نہیں کہوں گا جیسی تمہاری مرضی ہو تیار ہو جانا۔۔۔

عمر شرمندہ ہوا عالیہ نے اسے دیکھا اور پھر بولی۔۔

آپ کس بات کے لیے سوری کر رہے ہیں؟؟

جس بات پر تم ناراض ہو۔۔عمر نے بھی اسکی طرح جواب دیا۔

میرا مطلب ہے کہ کونسی بات شاید آپ غلط بات نہ سمجھ لیں۔۔۔عالیہ پریشان ہوئی وہ نہیں چاہتی تھی کہ عمر اس سے بات کرنا ہی بند نہ کر دے۔۔۔

تم خود بتادو کہ کس بات پر ناراض ہو۔۔۔عمر کو سمجھ نہیں آرہا۔۔

وہ جو آپ نے کہا جب میں چوڑیاں پہن رہی تھی۔۔عالیہ نے دھیرے سے کہا اور نظریں جھکالیں۔۔

مجھے یاد نہیں۔۔۔عمر کو یاد آیا تو جان بوجھ کر انجان بنا۔

اپنے الفاظ کون بھولتا ہے؟؟

عالیہ نے حیرت سے کہا۔۔

میں۔۔۔

سیدھا سادہ سمپل سا جواب دیا عمر نے۔۔۔

ہنہ ایک ٹیچر ہوکر اتنا کمزور دماغ۔۔عالیہ نے طنز کیا۔

ہاہاہا۔۔۔عمر کا قہقہہ بلند ہوا عالیہ اسکو دیکھ کر غصے سے لال ہوئ۔۔

عالیہ۔۔

عمر نے اسے غصے سے لال ہوتا دیکھ کر بہت ہی پیار سے پکارا اور اٹھ کر بیڈ پر بیٹھا اسکے سامنے۔۔اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیے جس پر عالیہ نے اسے دیکھا اور شرما کر نظریں جھکالیں۔۔

وہ جانتی تھی کہ عمر اس سے محبت کرتا ہے ابھی سے نہیں کب سے کیونکہ کبھی کبھی محبت کا اندازہ الفاظوں سے نہیں نظروں سے بھی ہوجاتا ہے کہ سامنے والا شخص آپکے لیے کیا احساس رکھتا ہے۔۔

آپ اسکی زندگی میں کتنی اہمیت رکھتے ہیں جب الفاظ کام نہیں آتے تو ہی نظروں کی مدد لینی پڑھتی ہے مگر عمر نے پہلے ہی نظروں کی مدد لے لی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسکے الفاظ اسکا ساتھ نہیں دیں گے اس لیے عمر نے اپنی حرکات اپنے رویے اپنی نظروں سے وہ محبت دکھائ جس سے عالیہ اپنے آپکو اسکی طرف جانے سے انکار نہیں کرپارہی تھی اور کرتی بھی کیوں وہ اسکا محرم ہے اسکا حق ہے اس پر اسکی ملکیت ہے اسکی زندگی ہے عالیہ میں عمر کی جان بستی ہے۔۔

چھ ماہ پہلے(ماضی)

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا ہینڈ سم؟

عمر ہوسٹل گیا تھا ارحم سے ملنے۔۔

میں ٹھیک ہوں چاچو۔۔

ارحم نے مرجھائے ہوئے انداز میں کہا۔

چاچو کی جان کو کیا ہوا ہے؟

عمر نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔

چاچو۔۔۔

ارحم رو دیا۔

کیا ہوا ارحم؟

عمر نے اسے گلے لگایا۔۔

مجھے چاچو چچی کی یاد آرہی ہے۔۔

ارحم نے رونے میں اضافہ کیا عمر نے اسے گلے لگاتے ہوئے اٹھایا اور گاڑی کی طرف بڑھا اور عالیہ کے گھر کی طرف گاڑی کو بھگایا گھر پہنچتے ہی اسنے دروازہ کھٹکھٹایا اور سامنے سے عالیہ کے تایا نے دروازہ کھولا۔

جی؟

بھاری آواز میں کہا گیا۔۔

اسلام وعلیکم انکل میں حنظلہ کا دوست۔۔۔

عمر نے انتہائی سلیقے سے کہا انہوں نے عمر کو پاؤں سے لے کر اوپر چہرے تک

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھا اور انتہائی سخت لہجے میں کہا۔۔

فرمایئے کیا کام ہے آپکا یہاں؟

ارحم کو عالیہ سے ملنا تھا۔۔

عمر نے ارحم کو آگے کرتے ہوئے سیدھی بات کہی۔۔

عالیہ گھر پر نہیں ہے اور آج کے بعد نہیں آنا یہاں۔۔وہ بہت ہی کاٹ دار لہجے میں بولے جس سے ارحم رونے لگ گیا عمر نے اسے گاڑی میں بیٹھایا اور پھر سے دروازے کی طرف آیا۔

انکل پلیز آپ ایسا تو نہ کہیں بچے کو ملنا ہے اسکی چچی سے۔۔۔

عمر کو غصہ آیا مگر ضبط کرکے نرم لہجے میں کہا۔

بچے کو سمجھ دو کہ عالیہ اب اسکی چچی نہیں رہی۔۔

وہ رکے اور پھر بولے۔

اور ہاں یہ بھی کہہ دینا بچے کے گھر والوں سے بھی کہ عالیہ اب کسی اور کے گھر کی ہونے والی ہے تو برائے مہربانی اپنے طعنے اپنے حدود تک رکھیں۔۔

وہ کہتے ہی دروازہ بند کرکے چلے گئے مگر عمر وہاں ہی ساکت ہوگیا اسکے کانوں نے جو سنا وہ وہاں وہ سننے نہیں آیا تھا مگر قسمت کو کیا منظور وہ بڑے بڑے قدم لے کر گاڑی میں آیا اور گاڑی کو سڑکوں پر گھماتا رہا وہ بھول گیا کہ گاڑی میں ارحم بھی ہے اسے خیال ہی نہیں رہا عمر کی آنکھوں سے انسوں بہنے لگے۔

پھر سے دل مچلنے لگا اتنی مشکل سے جو سنبھالا پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے

لگا ارحم جو پورے دو گھنٹوں سے عمر کی حالت نوٹ کررہا تھا عمر کے انسوں دیکھ کر اسے مخاطب کیا۔۔

کیا آپ عالیہ چچی کو پسند کرتے ہیں؟

ارحم نے ساری بات سن لی تھی گاڑی میں بیٹھے ہی اورناجانے کہاں سے خیال آیا اور عمر سے سوال کیا جس پر عمر نے اسکی طرف دیکھا اور دھنگ رہ گیا۔

سوری بیٹا میں بھول گیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہیں۔۔۔

عمر نے بات بدلی۔۔

چاچو۔۔۔ارحم نے اسے بات بدلتے ہوئے کہا۔

جی۔۔۔

عمر نے دھیمے لہجے میں کہا اسے لگا پھر سے وہی سوال نہ کردے مگر کیا۔۔عمر کا خیال صحیح نکلا اس نے پھر سے وہی سوال کیا۔

چاچو آپ نے بتایا نہیں۔۔عمر کو خاموش دیکھ کر بولا عمر خاموش رہا۔۔

چاچو کیا آپ۔۔۔ارحم رکا اور سوچ سمجھ کر پھر سے بولا۔

آپ چچی سے شادی کرلیں۔۔

ارحم نے جلدی سے جملہ ادا کیا۔

وہ اتنا چھوٹا تھا مگر اتنی بڑی بات کہہ دی عمر کو یقین نہیں آیا اور ارحم کوگھوری سے نوازا۔۔

کیا ہوا چاچو؟ارحم معصومیت سے بولا عمر خاموش رہا۔۔

دیکھیں نہ چاچو آپ عالیہ چچی سے شادی کرلیں گے تو وہ میری ہی چچی رہیں گی اور ہم ان سے روز مل سکتے ہیں۔۔ارحم نے ہم لفظ پر زور دیا عمر نے گاڑی ہوسٹل کے سامنے روکی اور اسے اندر جاکر چھوڑا ارحم نے عمر کو نیچے جھکنے کا کہا اور کہا

چاچو میری بات پر دھیان دیجیئے گا۔۔ارحم نے شرارت سے کہا اور کمرے کی طرف بھاگا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عمر گھر آکر سوچنے لگا عالیہ کون ہیں بلکہ ارحم کی باتوں کو اسکے دماغ دل نفس نے اسے جھنجھوڑا۔۔

کر لے بھئی۔۔۔

نفس نے چڑتے کہا۔

ارحم کی بات غلط نہیں ہے۔۔

دماغ نے اسے تسلی دی۔

میری محبت میری محرم۔۔۔۔

دل نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا بس پھر کیا دل دماغ نفس تینوں نے ہاں کردی تو عمر نہ کیسے کرسکتا تھا۔

عمر نے اپنی امی جان کو بتایا سارے حوالے سے پہلے سے لے کر آخر تک اپنا حالِ دل بھی کھول دیا اسنے جس دن بارش میں بھیگ کر آیا وہ۔۔۔عالیہ سے

کب سے محبت کرتا ہے کب سے وہ اسکے لیے خاص ہوئی کب اسنے اسے کھویا اپنی امی جان کے سامنے کھلی کتاب کی طرح اپنی کیفیت بتادی اور انہوں نے بڑے آرام سے سنا پورے تین گھنٹے کے بعد وہ شبانہ بیگم کی گود سے سر اٹھا کر انکی طرف دیکھا انکی تاثرات جاننے کے لیے کیونکہ وہ انکی گودمیں سر رکھ کر لیٹ کر انکھیں بند کیے انسوں بہا کر بتارہا تھا۔۔

اور انہوں نے بھی بناکسی روک ٹوک کر ساری بات سنی۔

کہاں رہتی ہے میری بہو۔۔؟

انہوں نے عمر کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھا عمر کو یقین نہیں آیا کہ اسکی ماں اسکے ساتھ ہے اسے معلوم تو تھا کہ اسکی ماں نرم دل کی ہے مگر اتنی یہ اسے آج معلوم ہوا ماں تو ہوتی ہی نرم دل کی ہے اور وہ عالیہ کے ہاں کیوں نہ کرتی آخرکار انکے بیٹے کی پسند ہے وہ بھی کئی سالوں کی پسند جسکو کھو بھی دیا مگر اس بار شبانہ بیگم نے عالیہ کو اپنے بیٹے سے الگ نہیں ہونے دیا بلکہ اسکی زندگی میں لائی اس ہی طرح شبانہ بیگم اور عمر عالیہ کے گھر گئے بات پکی ہوئی کچھ سوال کیے عالیہ کے تایا نے مگر شبانہ بیگم نے بڑے ہی آرام سے سنبھالا سارا معاملہ اور نکاح ہوا اور انہوں نے رخصتی عمر کے کہنے پر نہیں کروائی تھی کیونکہ عمر چاہتا تھا کہ عالیہ اس نکاح کو دل سے قبول کرے پھر ہی وہ رخصتی کروائے گا چاہیے کتنا ہی وقت کیوں نہ لگ جائے وہ انتظار کرسکتا تھا وہ سکون میں تھا کیونکہ عالیہ اب اسکی منکوح تھی وہ جب چاہتا اس سے مل سکتا تھا مگر

نہیں ملا۔۔عالیہ کو سامنا کرنا اسے مشکل لگ رہا تھا اسے ڈر بھی نہیں تھا کہ وہ پھر سے کسی اور کی نہ ہوجائے کیونکہ وہ اب اسکی تھی۔۔

عالیہ نکاح والے دن اپنے ہوش حواس میں نہیں تھی اسکا دماغ الگ ہی دھن میں چل رہا تھا کہ کس شخص کی قسمت میں لکھی جارہی ہے وہ انہی خیالوں میں تھی جب مولوی صاحب نے تیسری بار پھر سے بولا اسنے بھی بےدہانی میں تیسری بار بھی دو بول بول دیے نکاح کے اور تھوڑی دیر کے بعد عالیہ

کو جھٹکا لگا کہ مولوی صاحب نے کیا نام لیا دماغ پر زور دیا تو یاد آیا۔۔نام دھرایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر عباس۔۔۔

پھر سے جھٹک کر اپنے آپکو تسلی تھی کہ نہیں عالیہ اتنی اچھی قسمت نہیں ہے تمہاری کہ تم سر عمر کی ہو جاؤ صرف نام ہی ان جیسا ہے اور تو اور تمہیں سر کا نام بھی نہیں پتہ پورا عمر نام کا شخص ایک تھوڑی ہے اس دنیا میں بہت عمر ہیں ضروری تھوڑی نہ کہ یہ سر عمر ہوں اس نے دو مہینے بعد صنم سے پوچھا مگر اس نے بھی یہ ہی کہا کہ مجھے نہیں معلوم پھر عالیہ نے کسی سے کچھ نیں پوچھا وہ خاموش رہی۔۔اسکو معلوم تھا کہ اسکی قسمت اتنی اچھی نہیں مگر تقدیر میں جو تھا وہ کسی کو نہیں پتہ ہوتا عالیہ کو اسکے سر عمر۔۔عمر عباس کی زندگی

میں لکھ دیا تھا وہ انجان تھی اور اپنی زندگی میں مصروف ہوگئی۔

حال

کیا حال چال ہیں حسن؟؟عمر عالیہ گھر میں داخل ہوئے سامنے شبانہ بیگم کے ساتھ زارا اور حسن بیٹھے ہوئے تھے اور شبانہ بیگم کی گود میں دو سال کا آیان سویا ہوا تھا(زارا اور حسن کا بیٹا)عمر نے حسن سے پوچھا تو حسن نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا اور حال احوال بتایا۔۔

عالیہ بچہ کھڑی کیوں ہو بیٹھو چندہ۔۔

عالیہ کو کھڑے دیکھ کر شبانہ بیگم نے کہا۔

اور بتائیں بھائی کیسا رہا سفر؟

زارا نے عمر کو آنکھ دبا کر کہا جس پر عمر مسکرایا۔۔

اپنی بھابھی سے پوچھو۔۔۔

عمر نے شرارت سے کہا جس پر عالیہ نے نظریں اٹھائیں۔۔حسن نے پہلے اسکے نام پر دھیان دیا اور عالیہ کو غور سے دیکھ کر ٹھٹکا۔۔

عالیہ آپ کیسی ہیں؟

حسن نے تشویش والے انداز میں کہا۔

میری بچی کو کیا ہوگیا بہت پیاری ہے ماشاللہ۔۔

شبانہ بیگم نے عالیہ کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

ہاہاہا وہ تو دِکھ رہا ہے انٹی۔۔

حسن نے عالیہ پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا جس پر عمر نے اسے تپ کر دیکھا۔

عالیہ آپ فیس بک یوز کرتی ہیں؟

حسن نے پھر سے تشویش والی نگاہ ڈال کر عالیہ سے پوچھا۔

جی۔۔

عالیہ نے نا سمجھی میں کہا۔

ھھھمم۔۔۔

حسن نے گہری مسکراہٹ سے کہا۔

بھابھی آپ نے بتایا نہیں۔۔۔

زارا نے عالیہ کی طرف دیکھتے ہوئے پرجوش میں کہا۔۔

موسم بہت اچھا تھا وہاں کا کافی مزا آیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیہ نے دھیمی آواز میں کہا۔

ارے واہ بھابھی آپکو مزا آیا وہ بھی ان کھڑوس کے ساتھ۔۔۔

زارا نے عمر کو کھڑوس کہا۔

نہیں زارا۔۔۔اب عمر کھڑوس نہیں رہا۔۔کیوں عمررر؟

شبانہ بیگم نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا عمر نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور کمرے میں چلا گیا اور ساتھ حسن بھی باہر نکل گیا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔

زارا نے دانت نکالتے ہوئے عالیہ کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر عالیہ نے دھیمی مسکراہٹ دی۔

ہاں نہ بیٹا شادی کے بعد سب دل جاتے ہیں۔۔

مگر امی حسن تو نہیں بدلے۔۔

زارا نے اداس ہوتے کہا۔

حسن کی تو امی کہتی ہیں کہ حسن پہلے بھی ایسے تھے مگر کبھی کبھی شرارت کر لیا کرتے تھے مگر ابھی نہیں کرتے بالکل ہی نہیں کرتے کام سے کام رکھتے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا یہ بھی تو تبدیلی ہے نہ اور ہاں ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا جیسے عمر پہلے اکھڑا اکھڑا رہتا تھا اب بدلا ہے تو حسن پہلے شوخ تھا اب سنجیدہ ہے۔

شبانہ بیگم نے اسے سمجھتے کہا۔

جی امی۔۔

نم آواز میں کہا۔

چندہ اداس نہ ہو حسن جیسا بھی ہے آپکے لیے بہت پوزیزو ہیں میں نے دیکھا ہے۔۔

وہ تو ہے امی جان۔۔

زارا نے شرماتے کہا۔۔

تو بس پھر کیا اللہ کا شکر ادا کرو بیٹا جی ہر کسی کا نصیب اچھا نہیں ہوتا اور آپ دعا کیا کرے کہ اللہ ہر لڑکی کا نصیب اچھا کرے آمین۔۔

آمین۔۔

حسن کمرے میں بیٹھا موبائل استعمال کررہا تھا اور زارا آیان کو سلانے کی کوشش کررہی تھی۔۔

حسن دیکھیں نہ آیان تنگ کررہا ہے۔۔حسن نے اسے ان سنا کردیا زارا نے حسن کو دیکھا پھر کہا۔

کوئی پریشانی ہے حسن۔۔۔زارا نے نرم لہجے میں کہا مگر حسن سن کہاں رہا تھا وہ تو موبائل میں گھسا ہوا تھا۔

حسن؟؟؟زارا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پکارا جس پر حسن چونکا اور زارا پر نگاہ ڈال کر موبائل اوف کردیا۔

جی۔۔۔

کیا ہوا ہے؟

کچھ نہیں بس پرانے دوست یاد آگئے تھے۔

اووو سوری میں نے تنگ کیا۔۔

نہیں نہیں تم کچھ کہہ رہی تھی؟

ہاں کہہ تو رہی تھی مگر۔۔۔۔زارا کہہ ہی رہی تھی تو چپ ہوگئ چونکہ حسن نے آیان کو خود سے لگا کر لیٹ گیا آیان بھی باپ کی شفقت میں سکون حاصل کرکے سوگیا زارا بھی لیمپ اوف کرکے لیٹ گئ۔۔

عالیہ شبانہ بیگم کے پاس ہوکر کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھی ہی تھی تو عمر نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے پکارا۔

عالیہ۔۔

جی؟

موبائل چیک کرلو اپنا۔۔۔جو کب سے بج رہا تھا۔

عالیہ سونے ہی لگتی تھی تو عمر نے کہا عالیہ نے موبائل اٹھایا اور دیکھ کر چہرے پر شکنیں چڑھیں۔

یہ کیا؟؟اسنے منہ ہی منہ میں بولا موبائل کا منظر کچھ یوں تھا کہ فیس بک پر حسن چودھری کے بارہ میسجز اور پانچ مس کال آئے ہوئے تھے عالیہ کو حیرت ہوئی اسنے دماغ پر زور دیا تو یاد آیا کہ وہ اس سے بات کیا کرتی تھی اسنے عمر کی طرف دیکھا جو صوفے پر آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا ہوا تھا عالیہ نے کوئی ریپلائے نہیں دیا اور موبائل رکھ کر سوگئی۔

صبح عمر اٹھ کر یونیورسٹی چلا گیا تھا عمر اپنی امی جان کے ساتھ بزنس بھی سنبھالتا تھا اور ٹیچنگ بھی کرتا تھا۔۔پروفیسر بننا اسکا شوق تھا سب کے اپنے اپنے شوق ہوتے ہیں اسکا یہ تھا انوکھا۔۔۔چاہے کسی کے پاس زمین آسمان کی دولت ہی کیوں نہ ہو پھر بھی وہ اپنا شوق ضرور پورا کرتا ہے۔۔

عالیہ اٹھی عمر کو نہ پاکر ٹائم دیکھا جہاں وال کلاک کی سوئیاں دس بجا رہی تھیں عالیہ اٹھ کر فریش ہوئی اور نیچے آئی شبانہ بیگم بھی جاچکی تھیں عالیہ نے ناشتہ کیا گھر کا کام کیا ویسے تو ماسی نے کردیا تھا مگر پھر بھی اوپر اوپر سے سارا صحیح کیا اور پھر ٹی وی لاونج میں بیٹھ کر میگزین اٹھائی۔۔بارہ بجے عمر گھر آیا اور سیدھا کمرے میں چلا گیا عالیہ نے عمر کی طرف دیکھا اور دیکھتی رہ گئی۔۔

کیا ہوا ہے انھیں؟وہ الجھی اور کچھ دیر بعد اٹھ کر کمرے میں گئی عمر نے چینج کرکے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے بال بنا رہا تھا۔

کافی بنا دوں؟؟عالیہ نے اسے دیکھتے کہا مگر عمر نے اسے اگنور کیا کمرے سے نکل کر فیکٹری کی طرف روانہ ہوا جہاں شبانہ بیگم تھیں عالیہ کو پریشانی نے آگھرا وہ بیڈ پر بیٹھی۔۔موبائل کے بجنے پر اسنے موبائل اٹھایا۔

کیسی ہو عالیہ؟

آپ نے بتایا نہیں کہ آپکی شادی ہوگئی۔۔۔

خیر چھوڑو کون سا تم خوش ہو میں نے دیکھا ہے آپ عمر کے ساتھ خوش نہیں۔۔۔

میں نے بھی نہیں بتایا کہ میری شادی ہوگئی ہے مگر میں سچ کہوں تو امی کی مرضی سے کی ہے اور اس لیے رابطہ کرنا بھی بھول گیا میں آپکو تو معلوم ہے میں آپکو لائک کرتا ہوں۔۔میسج پڑھ کر عالیہ کے رونگھے کھڑے ہوگئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیہ کچھ نہیں ہوتا اب اتنی بھی دیر نہیں ہوئی ہم پھر سے۔۔۔اسکے اگے کچھ نہیں لکھا تھا عالیہ نے موبائل زور سے زمین پر دے مارا اور رونے لگ گئی۔

یا اللہ کیا لکھا ہے میرے نصیب میں۔۔۔کیوں ہورہا ہے ایسا میرے ساتھ۔۔کیا میں پھر سے پہلے جیسی زندگی جیوں گی۔۔اللہ میرے اندر اتنی ہمت نہیں۔۔۔۔اللہ میری وجہ سے اس گھر کی بھی خوشیاں برباد ہوجائیں گی۔۔۔زارا کے شوہر سے میں بات کرتی تھی ماضی میں۔۔۔مگر مجھے نہیں معلوم تھا کہ جو پہلے بات کرتی تھی وہ ابھی میرے سامنے آجائے گی۔۔۔وہ بھی یوں۔۔۔۔عمر کے سامنے۔۔۔کیا سوچیں گے میرے بارے میں۔۔جنہوں نے مجھ جیسی سے شادی کی۔۔سارا زمانہ چھوڑ چکا تھا مجھے۔۔منحوس کہتے تھے لوگ۔۔۔ڈائن تھی میں ان سب کی نظروں میں۔۔۔سر عمر نے سب کی بات کو نظر انداز کیا اور مجھ کو اپنایا مگر اب کیا۔۔انہیں بھی یہ ہی لگے گا میں انکی بہن کی خوشیاں کھا رہی ہوں۔۔۔عالیہ کی آنکھوں سے آنسوں زار و قطار سے بہہ رہے تھے۔۔۔

مجھے معلوم ہے ایک نامحرم سے بنا تکلف سے بات کرنا گناہ ہے اور میں نے کیا ہے یہ گناہ۔۔۔کیا اب مجھے اسکی سزا ملنے والی ہے۔۔۔پہلے جو ملی ہے وہ پھر کس بات کی سزا تھی۔۔۔۔عالیہ انہی سوچوں میں تھی تو رات ہوگئی عمر کمرے میں آیا۔۔۔عالیہ کو بیڈ کے کراؤن پر ٹیک لگائے پایا۔۔عمر بیس منٹ فریش ہوکر باتھروم سے نکلا تو عالیہ کو اسی حالت میں پایا اسی وقت ملازمہ آئی۔

بیٹا بیگم بلا رہی ہیں ڈنر کے لیے۔۔

جی ہم آرہے ہیں۔۔۔عمر نے عالیہ کو دیکھتے کہا جو ابھی تک آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی عمر اسکی طرف جانے لگا ہی اس کے پیروں میں عالیہ کا موبائل پڑا تھا اسنے اٹھا کر بیڈ سائیڈ پر رکھا عالیہ کو جانے کے لیے پکارا مگر سامنے سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا پھر سے پکارا تو پہلے جیسی ہی خاموشی پائی۔۔اس نے پھر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پکارنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی اسے ایسا لگا جیسے اسنے گرم لوہے پر ہاتھ رکھ دیا ہو اس نے عالیہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا پھر اسکی نظر عالیہ کی آنکھوں پر پڑی جو رونے کی وجہ سے سوجھی ہوئی تھیں۔۔۔عمر نے اسکے گال تھپتھپائے جس سے عالیہ نے آنکھیں بامشکل کھولی پھر بند کردی جیسے آنکھیں کھولنے کی سکت نہ ہو اس میں۔۔۔

عالیہ۔۔۔عمر نے پھر سے پکارا۔

عالیہ اٹھو شاباش چلو ہوسپٹل چلتے ہیں۔۔عمر نے بڑے پیار اور پریشانی سے کہا مگر سامنے سے کوئی بھی جواب موصول نہیں ہورہا تھا۔۔۔عمر نے اسکی حالت دیکھی تو اسے اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھایا۔عمر سے اسکی حالت نہیں

دیکھی جا رہی تھی۔۔۔وہ جلدی سے نیچے آکر گاڑی میں جاکر عالیہ کو پیچھے والی سیٹ پر بیٹھایا اور ہوسپٹل کی طرف گاڑی اڑائی۔۔شبانہ بیگم نے اسے جاتے دیکھا تو پکارنے کی ناکام کوشش کی۔۔پریشان ہوکر انہوں نے زارا کو فون کیا

اور صورتِ حال سے آگاہ کیا۔۔جس پر زارا نے حسن کو بتایا اور انکی طرف آ گئے۔۔

کیا ہوا ہے امی جان؟؟زارا نے اندر اتے ہی شبانہ بیگم سے پریشانی سے پوچھا۔

بیٹا عالیہ کو نجانے کیا ہوگیا ہے اور تو اور عمر میرا فون بھی نہیں اٹھا رہا۔۔انتہا درجے کی پریشانی نے انہیں آگھیرا تھا انہیں معلوم تھا کہ عالیہ کو کچھ ہوا تو انکا بیٹا اسکے بغیر نہیں رہ پائے گا۔۔۔یہ نہیں کہ انھیں عالیہ کی طرف سے پریشانی نہ تھی۔۔۔وہ عالیہ کے لیے بھی پریشان تھی۔۔۔مگرایک ماں کے لیے اپنی اولاد سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں ہوگا انٹی آپ پریشان نہ ہوں میں کال کرتا ہوں عمر کو۔۔۔۔حسن بھی پریشان ہوا اسنے عمر کو کال کی بات ہونے کے بعد شبانہ بیگم کی طرف آیا۔۔

انٹی کچھ خاص نہیں ہے عالیہ کو بخار ہوگیا تھا۔۔۔شبانہ بیگم سن کر تھوڑا آرام میں آئیں۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عالیہ کو ہوسپٹل سے آئے تین دن ہوگئے تھے شام کا وقت تھا وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی موبائل کے بجنے پر اسنے موبائل اٹھایا۔

اب طبیعت کیسی ہے؟؟؟عالیہ نے ریپلائے نہیں دیا۔

عالیہ؟؟؟پھر سے رپلائے نہیں دیا۔

عالیہ مجھے پریشانی ہورہی ہے پلیز مجھے بتائیں میری۔۔۔۔عالیہ پڑھ کر تنگ آئی کہ کون ہوتا ہے یہ شخص جسکو میری پریشانی ہورہی ہے۔۔اسکو کوئی حق نہیں ایسی باتیں کرنے کا۔۔۔

دیکھیں مسٹر میں آپکی بدتمیزی کب سے برداشت کررہی ہوں لیکن اب نہیں۔۔آپ میری نند کے شوہر ہیں۔۔تو انکے شوہر بن کر رہیں۔۔اور ہاں میں مانتی ہوں کہ میں آپ سے بات کیا کرتی تھی صرف ایک دوست کی حیثیت سے۔۔آپ نے غلط مطلب لیا ہے۔۔میں نے کبھی بھی نہیں کہا میں آپکو لائک کرتی ہوں۔۔نہیں نہ۔۔۔یہ صرف آپ کی طرف سے تھا۔۔۔تو آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میری طرف سے بھی ہوگا۔۔۔تو برائے مہربانی اپنی زندگی آرام سے جیئے اور مجھے بھی جینے دیں اور مجھے میسج کرنا بند کریں اور اپنی حدود میں رہیں۔۔

عالیہ نے سینڈ کا بٹن دبا کر موبائل سائیڈ پر رکھا اور باہر نکلی سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے آئی اس نے دیکھا ہی نہیں جب وہ اتر رہی تھی تب عمر چڑھ رہا تھا۔۔۔مگر عمر نے اسے دیکھ لیا تھا جو غصے سے اتر رہی تھی۔۔اگے پیچھے دیکھے بغیر۔۔وہ کمرے میں آیا تو عالیہ کے موبائل بجنے کی وجہ سے اسکا موبائل اٹھایا اور غصے سے لال پیلا ہوا۔۔۔عالیہ ملازمہ کے ساتھ کھانا بنارہی تھی تقریباً بن

ہی گیا تھا بس میز پر لگانا تھا تو گاڑی رکنے کی آواز آئ عالیہ کو لگا عمر ہوگا کیونکہ اسکو احساس ہی نہیں ہوا تھا شام کے وقت جب وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی تو اسی وقت وہ عمر کے سامنے سے گزری تھی۔۔عالیہ ہال میں گئ تو حسن کو دیکھ کر اسکے ہوش و ہواس اڑ گئے کیونکہ وہ عمر کے آنے کا وقت تھا رات کے نو بج رہے تھے عالیہ اسے دیکھ کر کچن میں چلی گئ ملازمہ نے کھانا بنا لیا تھا وہ کواٹر میں گئ اسی وقت حسن کچن میں آیا جہاں عالیہ سلاد کو ترتیب دے رہی تھی۔

ꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥ

عمر شام کے پانچ بجے سے ہی کمرے میں تھا۔اپنے آپکو کمپوز کررہا تھا کہ عالیہ سے کیسے بات کرے وہ سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا۔اسکے سر میں شدید قسم کا درد ہوا دماغ میں کئ سوال آئے جنکا جواب اسے نہ نفس دے رہا تھا نہ ہی دل۔۔ دونوں خاموش تھے تو دماغ نے بھی خاموشی اختیار کرلی۔۔۔

کیا جانے کونسا طوفان آنے والا تھا انکے درمیان وہ زمین پر بیٹھے ہوئے تھا۔وہ اٹھا اور نیچے جانے کے لیے اپنا حلیہ درست کیا۔۔۔نیچے آیا اور اسنے کچن کا رخ کیا۔جہاں عالیہ اپنے کام میں مگن سلاد کو ترتیب دے رہی تھی اسکے پیچھے آرام سے کھڑا ہوا تھا حسن۔۔۔عالیہ کو پکارنے ہی لگا تھا تو عمر نے اسکے منہ پر زوردار مکا رسید کیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس سے وہ اپنا توازن رکھنا بھول گیا اور زمین پر گر گیا۔۔عالیہ اس سب کے لیے تیار نہیں تھی اسے تو یہ بھی نہیں معلوم تھا حسن اسکے پیچھے کھڑا تھا کیونکہ حسن بہت دھیمے سے آیا تھا بنا کسی شور کے۔۔تبھی عالیہ کو خبر نہیں ہوئی۔۔۔عمر کی اس حرکت پر اس نے پہلے عمر کو دیکھا اور پھر نیچے گرے حسن کو۔۔حسن اٹھنے کی کوشش ہی کررہا تھا تو عمر نے اسے گریبان سے پکڑا۔عالیہ یہ سب نہ دیکھ سکی۔۔اسکی آنکھوں سے آنسوں نکل آئے اور بھاگ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔شبانہ بیگم شور سن کر انکے طرف آ ہی رہی تو عالیہ کو کچن سے نکلتے دیکھا انہوں نے عالیہ کو پکارنا چاہا مگر عالیہ پہلے ہی کمرے میں بھاگ گئی۔۔انہوں نے کچن کا رخ کیا وہاں کا منظر انکے لیے بالکل نا سمجھنے جیسا تھا۔۔۔عمر نے حسن کا گریبان سختی سے پکڑا ہوا تھا اور حسن کی ناک سے خون نکل رہا تھا۔

وجہ۔۔۔بہت ہی مختصر اور سخت لہجے میں پوچھا۔حسن خاموش رہا عمر نے پھر سے چلا کر پوچھا اتنے زور سے کہ گھر کے چاروں اور آواز گونجی۔شبانہ بیگم کیا کرتی انہیں کسی بات کا علم ہی نہیں تھا کہ کیا ہورہا ہے۔انہوں نے پھر بھی قدم آگے برھائے تو عمر نے پھر سے اسکے منہ پر مکا مارا مگر حسن کو زور سے پکڑے رکھا کہ وہ گرے نہ ایسے جیسے اس مکے کے بعد دوسرا مارنے کے لیے سامنے ہی موجود ہو۔۔

میں سیدھی اور صاف بات کہتا ہوں۔۔عمر نے سخت لہجے میں کہا۔۔کہتے کہتے

رکا۔۔کچھ لمحے بعد پھر سے بولنے ہی لگا تو حسن نے کہا۔۔

میں عالیہ کو تم سے پہلے جانتا ہوں۔۔۔جس پر شبانہ بیگم کو کچھ سمجھنے آنے لگا۔۔

ہم فیس بک پر بات کرتے تھے ہر روز۔۔۔ہمیں ایک دوسرے کی عادت ہوگئ تھی۔ہم ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے تھے مگر حالات کی وجہ سے ہمارا رابطہ ختم ہوگیا مگر۔۔۔۔حسن بول ہی رہا تھا تو عمر نے بیچ میں بات کاٹی۔۔

تمھیں عادت ہونے لگی تھی نہ کہ عالیہ کو۔۔۔

تم پسند کرنے لگے تھے نہ کہ عالیہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

اور اہم بات عالیہ تم سے صرف دوست کی حیثیت سے بات کرتی تھی۔۔ آنکھوں میں انگارے لیے بول رہا تھا عمر۔۔۔

تمھیں کیسے پتہ۔۔۔؟حسن نے طنزیہ مسکراہٹ دی جیسے عمر غلط بول رہا ہو۔۔

مجھے میری بیوی میری عالیہ پر پورا بھروسہ ہے۔۔عمر نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔وہ کیسے شک کرسکتا تھا اپنی محبت پر۔۔کیسے اسکی ذات کی حمایت نہ کرتا۔۔عمر کو تو معلوم ہے عالیہ ایسا نہیں کرسکتی تھی۔۔اگر

عالیہ ایسی ہوتی تو جب عمر اسے دیکھتا تھا محبت بھری نگاہوں سے تو عالیہ بھی اس ہی کی طرح اسے دیکھتی۔۔رابطہ رکھتی۔۔جیسے آج کل عام ہے مگر عالیہ

نے ایسا نہیں کیا۔۔وہ نظرانداز کرتی رہی اس لیے کہ کوئ اس پر شک کی نظر سے نہ دیکھے یا اس پر غلط نگاہ نہ رکھے۔عمر کو اسکی یہ ہی بات پیاری لگتی تھی کہ وہ کس طرح سے اس سے نظر چراتی تھی کس طرح سے اسے اگنور کرتی تھی۔۔عمر کو اسکا یہ رویہ بہت بھا گیا تھا۔۔اسکی محبت میں اضافہ کر گیا تھا عمر کو عالیہ کا ہر انداز پیارا لگتا تھا۔۔تو پھر وہ کیسے یقین کرلیتا کہ حسن سچ کہہ رہا ہے۔اسکی بات پر حسن نے اسے دیکھا اور پھر بولا۔

عالیہ تمھیں کب ملی؟؟

حسن نے نارمل وے میں پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں اس سے کیا مطلب؟؟

عمر نے اس طرح اچانک بدلے روپ پر اس سے سخت لہجے میں کہا جو کب سے استعمال کررہا تھا۔۔

محبت کرتے ہو؟

حسن نے پھر سے نارمل وے میں پوچھا۔

کیا چاہتے ہو تم؟

عمر نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔

میں نے عالیہ کو پسند کیا تھا ایک زمانے میں مگر اسکو کبھی دیکھا نہیں تھا اسکو

دیکھنے کی چاہ تھی میرے اندر۔۔۔اب جب مجھے معلوم ہوا یہ عالیہ میری دوست ہے تو دل بغاوت کر بیٹھا۔۔۔حسن نے مرجھائے ہوئے چہرے کے ساتھ کہا۔شبانہ بیگم ان دونوں کے درمیان آئیں اور دونوں میں فاصلہ کروایا۔۔

جو ہوا بھول جاؤ تم دونوں۔۔۔شبانہ بیگم نے سوچ سمجھ کر کہا جس پر دونوں نے ان کی طرف دیکھا۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟

آپ کیا کہہ رہی ہیں امی جان۔۔۔؟عمر نے تڑپ کر کہا۔

بیٹا اب اس بات کو آگے بڑھا کر کیا کرنا ہے آپ دونوں نے ہاں؟میں بتاؤں؟وہ رکی اور پھر بولیں۔۔

دیکھو عمر تم کیا چاہتے ہو حسن کو سزا دینا چاہتے ہو ہیں نہ؟اس سے کیا ہوگا۔۔۔ہاں بتاؤں تمہاری ہی بہن کو دکھ ہوگا۔اسکو دکھ ہوگا تو کیا تم خوش رہ سکوگے؟نہیں نہ تو اچھا ہے کہ اس ساری بات کو یہاں ہی دفنا دو اور معافی مانگو ایک دوسرے سے اور ہاں اہم بات زارا کو کچھ معلوم نہ ہو۔۔۔انہوں نے دونوں کی طرف دیکھا تو حسن نے سر جھکایا اور عمر باہر کو نکل گیا۔

گاڑی سڑک پر گھماتا رہا یہاں تک کہ اسے معلوم ہی نہیں ہوا وقت

کا۔۔آدھی رات ہوگئ تھی وہ اس واقعے کو بھلانے کی کوشش کررہا تھا اور عالیہ کا سامنا کیسے کرے وہ سوچ رہا تھا اس نے گاڑی روکی تو اسے اپنی بارش والی رات یاد آئ۔۔اسنے کس طرح عالیہ کے لیے دعا کی تھی کہ اسے میرے دوست کے ساتھ خوش رکھے۔۔مگر کیا ہوا اسکی دعا پوری نہیں ہوئ۔۔۔اسنے اپنا سر سیٹ پر ٹکائے ہوئے رکھا اور آنکھیں بند کیں۔۔

یا اللہ میں کیا کروں؟

میں پھر سے دعا کرنا چاہتا ہوں مگر ڈر لگ رہا ہے کہ اس بار بھی کیا میری دعا قبول نہیں ہوگی؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ میں جانتا ہوں تو کہتا ہے اپنے بندوں سے کہ مانگ مجھ سے میں سنوں گا تمہاری میں تیری ہر خواہش پوری کروں گا تو بس ہاتھ تو اٹھا۔۔مگر میرے اللہ میں کیا کروں۔۔اس دن میں نے ہاتھ نہیں اٹھائے تھے کیا یہ غلطی تھی میری؟؟اس لیے دعا قبول نہیں ہوئ میری؟؟؟نہیں ایسا نہیں ہے تُو تو دل کے حال جانتا ہے اور ہمارے بن مانگے ہی عطا کرتا۔۔اس میں تو ہم نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔۔۔ہاں

مگر کچھ ایسی دعائیں ہوتی ہیں جنکے لیے ہاتھ اٹھانا لازمی ہوتا ہے۔اس لیے میرے اللہ میں آج ہاتھ اٹھا کر تیری بارگاہ میں مانگنا چاہتا ہوں کہ مجھے ہمت دے کہ میں عالیہ کو خوش رکھ سکوں اور تیرا ہمیشہ شکر گزار بندہ بن کر

زندگی گزاروں۔۔بے شک تو رحیم و کریم ہے میرے اللہ میری دعا قبول فرما آمین۔۔"اس نے ہاتھ اپنے چہرے پر گھمائے اور گاڑی گھر کی طرف روانہ کی۔۔

عالیہ کمرے میں آکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسنے ڈریسنگ ٹیبل پر کھڑے اپنے چہرے کو دیکھا۔۔چہرہ کم اسکے آگے اس کی گزری ہوئ زندگی کسی فلم کی طرح اسکے سامنے چل رہی تھی۔۔عمر کو اسے دیکھنا پھر کسی نامحرم سے بات کرنا پھر حنظلہ کا اسکی زندگی میں آنا اور بیوہ ہونا پھر تہمت لگنا اور پھر عمر سے شادی ہونا اور پھر یوں حسن کا اسکے سامنے آنا۔۔عمر کو اس پر مکا مارنا۔۔ایسے دِکھ رہا تھا جیسے اسکے سامنے کوئی لائف ٹیلی کاسٹ چل رہی ہو وہ ساری رات ایسے ہی کھڑی رہی جیسے خود کو باور کروا رہی ہو کہ اسکی زندگی گول گھوم رہی ہے کسی پہیے کی طرح۔اسکو احساس ہوا کہ رات ہوگئ ہے اور عمر ابھی تک گھر نہیں آیا تو اسکو خوف آنے لگا۔۔کہیں عمر کو کچھ ہو تو نہیں گیا نا عمر مجھے چھوڑ کر چلے تو نہیں گئے۔۔نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔میں مرجاؤں گی۔۔میرے اندر اب اور سکت نہیں ہے کچھ بھی جھیلنے کی۔۔ان ہی سوچوں میں وہ پھر سے اپنی زندگی کی فلم دیکھنے میں مصروف ہوگئ۔۔رات کے تین بجے عمر کمرے میں آیا تو عالیہ کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے پایا۔۔اسکی طرف گیا اور پکارا۔۔۔

عالیہ۔۔۔مگر عالیہ نے کوئی حرکت نہیں کی وہ تو اپنی زندگی کی فلم دیکھنے میں مصروف تھی عمر نے اسے کندھوں سے ہلایا تو وہ ہوش میں آئی۔۔عمر کو دیکھ کر اسکا دماغ زور و شور سے مچلنے لگا۔۔کہ کیا سوچا ہوگا انہوں نے میرے بارے میں۔۔کہیں وہ مجھے چھ۔۔۔اس نے آگے سوچنا گوارا ہی نہیں کیا اور عمر کے سینے سے لگ کر رونے لگی اتنا کہ اسکی ہچکیوں کی آواز تیز ہونے لگی عمر کی شرٹ اسکے آنسوں سے گیلی ہوگئ کچھ دیر یوں ہی رونے کے بعد عمر نے اسکو کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور اسکے آنسوں صاف کیے اور بیڈ پر بیٹھایا عالیہ نے بولنے کے لیے اپنے ہونٹ کھولے ہی تو عمر شروع ہوا۔۔

آج کے بعد تمہارا رونا بند۔۔۔عمر نے سخت لہجا استعمال کیا جس پر عالیہ نے پھر سے برسات کردی۔۔عمر نے اسے خود سے لگایا اور کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیز عالیہ جو ہوا سو ہوا اب بھول جاؤ سب کچھ۔۔۔نرم لہجے میں کہا۔

آپ ناراض ہیں مجھ سے؟؟عمر کے سینے میں سر چھپائے ہی پوچھ رہی تھی۔۔

نہیں۔۔۔نرم لہجے میں کہا۔

آپکو کیسے معلوم ہوا؟

کیا؟؟

کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

مجھے یقین ہے تم پر۔۔

آپ نے میسجز پڑھے تھے؟عمر نے اسکے بالوں میں انگلیاں گھماتے ہوئے کہا۔"عالیہ یاد ہے جس دن میں نے کہا اپنا موبائل چیک کرلو اس دن میں نے میسج دیکھے تھے اور آج پھر سے حسن چودھری کے نوٹیفیکیشن دیکھے اوپر سے تو میں آپے سے باہر ہوگیا پھر میں نے خود کو سنبھالا۔۔نیچے آکر حسن کو تمہارے قریب دیکھا مجھے خود معلوم نہیں ہوا کہ میں نے اسے مکا مار دیا۔۔عمر نے اسے بتایا۔۔

آپکو الک پل کے لیے بھی نہیں لگا کہ میں بھی غلط ہوسکتی ہوں۔۔۔عالیہ نے ناجانے کیوں پوچھ ڈالا تو عمر نے اسے الگ کیا اور اسکی انکھوں میں دیکھا جہاں کئی سارے سوال تھے۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے؟؟

عمر نے بھی سوال کردیا۔

میں نے آپ سے پوچھا ہے۔۔عالیہ نے ناک چڑھا کر کہا عالیہ کے اسطرح کرتے ہوئے عمر مسکرایا۔۔۔

عالیہ میری بات دھیان سے سن لو کہ میں کبھی بھی تم پر سے بے اعتباری کا شک بھی نہیں کرسکتا اور آج کے بعد ایسا سوال مت کرنا۔۔عالیہ نے سر اثبات میں ہلایا اور عمر مسکرایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیہ۔۔۔عالیہ سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی تو عمر نے اسے ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔

جی۔۔۔عالیہ نے نظریں جھکائیں۔

پتہ ہے کیا؟؟عمر رکا عالیہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

مجھے میری محبت حاصل ہوگئ ہے۔۔۔عمر نے گہری مسکراہٹ سے کہا عالیہ کو شوک لگا وہ کسی دوسری طرح سوچنے لگی۔۔

مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔۔بے تکا سوال کیا عالیہ نے جس پر عمر نے زوردار قہقہہ مارا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم۔۔۔عمر نے انتہائی معصومانہ انداز میں کہا عالیہ کو جیسے سمجھ آیا تو وہ لال ٹماٹر کی طرح ہوئی اور پھر سے سوال کیا۔۔

آپکو مجھ سے محبت ہے؟پھر سے بے تکا سوال۔۔عمر نے اسکے ہاتھ پکڑے اور محبت بھرے لہجے میں کہا۔

عالیہ میری جان تم میری محبت ہو۔۔۔تھی اور رہوگی۔۔اللہ نے مجھے میری محبت دے دی ہے۔۔تم حاصلِ محبت ہو میری۔۔

جس پر عالیہ نے اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔

یہ محبت تھی۔۔۔

ہاں یہ محبت تھی۔۔

ہر کسی کی محبت ایک جیسی نہیں ہوتی۔۔

مشکلات کے بعد حاصل کی گئ محبت۔۔

عمر کی محبت۔۔۔

حاصلِ محبت۔۔۔

ضروری نہیں کہ ہر کسی کو اسکی محبت حاصل ہو مگر عمر کو اسکی محبت حاصل ہوئ اسکی محبت میں اتنی شدت تھی اور پاک محبت تھی کہ اللہ نے اسکی سنی اور اسکو اسکی محبت کو اسکے حوالے کردیا عمر کی محبت پاک تھی اس میں کوئ لالچی پن حوس کے کوئ بھی برے احساس نہیں تھے جس طرح آج کل کی سستی محبت میں ہوتا ہے تبھی کہتے ہیں کہ پاک محبت کروگے تو محبت حاصل ہوگی ورنہ یہ زنہ آپکو دنیا میں کیا آخرت میں بھی رسوا اور سزا کا ثبوت بنے گا۔۔۔

♥ختم شدہ♥

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین